37

إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء

عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۴	مورخہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۲۸ء	یوم شنبہ	مطابق ۳ ذیقعد سنہ ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے فرمودہ درس قرآن کے شائقین کو مژدہ!

اس پرچہ میں جو درس القرآن فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کے مطالعہ سے احباب معلوم کریں گے۔ کہ اب یہ درس القرآن کے نوٹ نہیں۔ بلکہ مکمل درس ہے۔ اگرچہ اس طرح مکمل درس کا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی نظر ثانی کے بغیر شائع کرنا بہت بڑی ذمہ داری کا متحمل ہونا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے مرتبہ کنندہ درس کوئی بات صحیح طور پر نہ قلم بند کر سکے۔ اور اپنی نااہلیت کے باعث غلط پیرایہ میں لکھدے۔ لیکن اس احتمال کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ حقائق و معارف قرآن کریم کو اپنی طرف سے پوری احتیاط کے ساتھ محفوظ کر کے عاشقان کلام الٰہی کے لئے نہ پیش کرنا بھی بہت بڑی کوتاہی ہے۔ اس بات کو محسوس کرتے ہوئے جرأت کی گئی ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ درس مکمل طور پر شائع کیا جائے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس اہم کام کو عمدگی کے ساتھ سر انجام دینے کی توفیق بخشے ؛؛

اگرچہ درس چار علیحدہ صفحوں پر اسی لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ احباب [illegible]نی کے ساتھ اسے اخبار سے الگ کر کے محفوظ رکھ سکیں۔ لیکن صرف درس نہیں بھیجا جاتا۔ احبا[illegible] خریدار بن کر اس نعمت سے بہرہ اندوز ہونا چاہیئے۔ اگر احباب توجہ فرمائیں۔ تو درس القرآ[illegible] طور پر اعلیٰ اور عمدہ کاغذ پر شائع کرنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے ؛

احباب آسانی کے ساتھ خرید

مدینۃ المسیح

جناب مفتی محمد صادق صاحب بہمراہی صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے آف بنگال کراچی جا رہے ہیں۔ تا کہ دفتر امریکن کانسل میں جائداد صدر انجمن واقعہ شکاگو جو جناب مفتی صاحب نے خرید کر مشن ہوس بنایا تھا۔ صوفی صاحب کے نام منتقل کر دیں۔ جو امریکہ جا رہے ہیں۔

لکھنؤ سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ غیر احمدی اصحاب درخواست کرتے ہیں۔ کہ مولوی نیر صاحب کو سناتن دھرم کانفرنس میں محاسن اسلام پر تقریر کرنے کیلئے بھیجا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مولوی صاحب موصوف کو لکھنؤ جانے کی اجازت فرمائی۔ جہاں ۲۲ جولائی کو کانفرنس مذکور میں ان کی تقریر ہوگی ؛

۱۹ اپریل کو خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب گلگتی کے لڑکے میاں محمد یوسف صاحب نے رخصتانہ کی دعوت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ معہ چند اور اصحاب کے مولوی حکیم قطب الدین صاحب کے ہاں جن کی لڑکی سے شادی ہوئی ہے۔ تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب نے چاء اور مٹھائی سے تواضع کی۔ اور ۲۰ کو خان بہادر صاحب نے بہت سے احباب کو اپنے مکان پر دعوت دی۔

۱۸ اپریل کو ریتی چھلہ کے میدان میں ڈاکٹروں نے قادیان کی عام پبلک کو پلیگ کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔

۲۱ اپریل کو بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے جناب [illegible] منشی فرزند علی صاحب کے اعزاز میں دعوت چاء دی [illegible]

درس القرآن کے صفحات خاص طور پر

اخبار احمدیہ

مکمل پتہ لکھا جائے

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جب کبھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھیں اپنا پورا پتہ ساتھ لکھیں۔ بعض اصحاب خط تو لکھتے ہیں۔ مگر مکمل پتہ نہیں لکھتے۔ جس کی وجہ سے جواب دینے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے آئندہ یہ بات مد نظر رہے۔

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

انتخاب عہدہ داران

انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کے عہدہ داران کا نیا انتخاب مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۸ء کو کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب منتخب ہوئے (۱) جنرل سکرٹری۔ محمد بخش میر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی۔ پلیڈر گوجرانوالہ (۲) سکرٹری تبلیغ و اشاعت۔ شیخ مشتاق حسین صاحب ٹھیکیدار گوجرانوالہ (۳) سکرٹری تعلیم و تربیت۔ قاضی فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر گوجرانوالہ (۴) محاسب۔ شیخ نذیر احمد صاحب۔ سائیکل مرچنٹ گوجرانوالہ و قاضی عبدالقادر صاحب ہیڈ کلرک خزانہ گوجرانوالہ (۵) سکرٹری وصایا و مقبرہ بہشتی۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر گوجرانوالہ۔

خاکسار محمد بخش میر جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ

درس قرآن کریم

حسب الارشاد حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بھیرہ کی جماعت کے دونوں محلوں میں سلسلہ درس قرآن مجید چند ماہ سے جاری ہے۔ محلہ لوہاراں موری میں تو مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھیوانی بعد نماز مغرب درس دیتے ہیں۔ اور محلہ پراچگاں میں عاجز راقم بعد از نماز علاوہ درس قرآن کے کتب حضرت مسیح موعود و دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف بھی سنائی جاتی ہیں۔

عاجز خادم حسین سکرٹری جماعت بھیرہ

۲۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت کلکتہ میں گذشتہ جنوری سے درس قرآن کریم و درس کتب حضرت مسیح موعود جاری ہے۔ جس میں احباب شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ اور کبھی کبھی غیر احمدی بھی شامل ہو جایا کرتے ہیں۔ خاکسار سید کریم بخش سکرٹری تبلیغ کلکتہ

۳۔ جماعت احمدیہ عباداں میں عاجز نے بعد از نماز عصر ہفتہ میں دو دفعہ بروز منگل اور جمعرات درس [illegible] قرآن کریم دینا شروع کر دیا ہے۔

خاکسار مرزا برکت علی

شکریہ عاجز ان احباب کرام کا دل سے شکریہ [illegible]

جنہوں نے عاجز کے مولود مسعود خادم محمود محمد یحیٰی اطال اللہ عمرہٗ کی ولادت پر مبارکبادی کے خطوط زیب ارقام کر کے دلی شفقت اور قلبی مودت کا ثبوت دیا۔ مولائے کریم ان سب کو جزائے خیر دے۔

خادم حسین از بھیرہ

۲۔ بندہ ۲ اپریل مجلس مشاورت میں بوجہ پیٹ میں نفخ و درد بیمار رہا۔ ۱۰ اپریل کو صحت ہوئی۔ ان ایام میں جو دوست میری بیماری پر تشریف لاتے رہے۔ ان کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ اور ان دوستوں کا بھی جنہوں نے میری خدمت میں بہت بڑا حصہ لیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا بخشے۔

باغ دین نائب ذیلدار چک $\frac{30}{11-L}$

درخواست دعا

جناب مولوی سید احمد صاحب وکیل رام پور کا لڑکا عزیز سید عزیز احمد جو قادیان میں پڑھتا ہے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ میرے بھائی بابو نذر محمد خاں صاحب جب سے پورٹ بلیر تبدیل ہو کر گئے ہیں کسی نہ کسی عارضہ سے بیمار رہتے ہیں۔ اور ان دنوں زیادہ بیمار ہو گئے ہیں۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے

خاکسار اقبال محمد خاں ہوا گھر آگرہ

۳۔ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ سے علیل ہیں۔ تمام احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ راجہ غلام محمد خاں چک امرچ کشمیر

۴۔ میرا بچہ عزیز محمد فضل داد ایف۔ اے کے امتحان میں پرائیویٹ طور پر شامل ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔

تابعدار محمد اسد داد احمدی کھنڈا

۵۔ میاں سید احتشام الدین کی سابقہ حالت میں تبدیلی پیدا ہو کر اب دق و کھانسی اور بخار کی صورت اختیار کی ہے۔ نیز ایک خطرناک پھوڑا عین پھیپھڑے کے اوپر ہو کر سخت تکلیف دے رہا ہے۔ لہٰذا احمدی بزرگوں اور محترم احمدی حکیموں اور طبیبوں کی خدمت میں عرض ہے کہ عزیز موصوف کے لئے دعا فرماتے ہوئے کوئی مجرب دوائی ارسال کر کے خاکسار کو مشکور فرما دیں۔ والسلام

سید صمصام الدین احمد احمدی سونگڑہ کٹک

۶۔ شیخ عبدالعزیز صاحب منٹگمری ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن مولوی فاضل قادیان

۷۔ اس سال بندہ کے چھوٹے بھائی مسمی عبدالعظیم نے انٹرنس کا امتحان دینا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

خاکسار عبدالرحمٰن شد کلرک کنڈیاں

میری دوبارہ تبدیلی راولپنڈی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے آجکل میرے لئے بعض تکلیف دہ پریشانیاں ہو رہی ہیں۔ احباب کرام کے لئے دعا فرمائیں۔

عاجز عزیز احمد

خاکسار کا لڑکا عبداللطیف بیمار ہے۔ ناظرین اخبار الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلدی اپنے فضل سے صحت بخشے۔ عبدالعزیز سیکرٹری تعلیمات

اعلان نکاح

۲ اپریل ۱۹۲۸ء کو میں نے انشاء اللہ خاں اکونٹنٹ کوآپریٹو بنک مری کا نکاح ظہور اقبال ولد میاں غلام محمد صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات کے ساتھ بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ خاکسار میراں بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیخ پور

۲۔ آمنہ بنت محمد اسمٰعیل پسر شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر بنگہ کا نکاح عبدالغنی پسر میاں رحیم بخش صاحب سکنہ راہوں کے ساتھ بمقابلہ مہر الف روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں ۸ اپریل کو پڑھا۔ رحمت اللہ احمدی بنگہ ضلع جالندھر

۳۔ ممتاز احمد صاحب چنگا بنگیال ولد چوہدری غلام احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس کا نکاح تاج بیگم بنت ڈاکٹر نوازش علی صاحب بمقابلہ پانچسو روپیہ مہر شرعی و عبدالرحمٰن ولد مہر خاں صاحب چنگا بنگیال کا نکاح خورشید بیگم بنت ڈاکٹر نوازش علی صاحب بمقابلہ مہر دو سو روپے مولوی محمد نعمت خاں صاحب چنگوی نے پڑھا۔

محمد فضل الٰہی راولپنڈی

ولادت

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل صاحب قادیان کے ہاں ۲۷ مارچ کو لڑکی۔ میاں امام الدین صاحب عباداں کے ہاں ۳۰ جنوری کو لڑکا۔ مرزا عبدالحمید صاحب کلرک ریویو قادیان کے ہاں ۷ اپریل کو لڑکا۔ محمد عبدالرحمٰن صاحب رسال پور کے ہاں ۹ اپریل کو لڑکا۔ خدا براہیم صاحب بقاپوری کے ہاں ۷ اپریل کو لڑکی۔ میاں احمد دین صاحب زرگر پنڈی جری کے ہاں ۱۱ رمضان کو لڑکا۔ غلام جیلانی صاحب پوسٹل کلرک جالندھر چھاؤنی کے ہاں لڑکا۔ عبدالعزیز صاحب گمبھیانہ ضلع گجرات کے ہاں لڑکا۔ متولد ہوا۔ خدا تعالیٰ ان سب کو لمبی عمر عطا کرے۔ اور نیک بنائے۔

درخواست دعائے مغفرت

جناب خداداد خاں صاحب تورنگ زئی ۱۱ مارچ کو عائشہ بیگم بنت چوہدری کریم بخش صاحب صدر سیالکوٹ ۱۲ مارچ کو۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب محمود پور۔ اہلیہ صاحبہ منشی نبی بخش صاحب ساماں نوی۔ اہلیہ صاحبہ محبوب احمد صاحب کلکتہ۔ چوہدری کریم بخش صاحب بھاگو کٹی۔ سید محمد حسن شاہ صاحب سکنہ مرالہ کا صاحبزادہ برجیس خانم بنت عبدالعزیز صاحب گجرات اور راستہ اٹرسول صاحبہ بنت عبدالمنان صاحب کاٹھ گڑھ وفات پا گئے ہیں احباب سب کے لئے دعاء مغفرت فرمائیں۔

تبلیغی ٹریکٹ منگوالیں

انجمن احمدیہ خدام الاسلام کے ٹریکٹ نمبر ۱۵ اور نمبر ۱۶ کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو دوست بغرض اشاعت طلب فرمانا چاہیں وہ یک صد ٹریکٹوں کیلئے بارہ آنہ کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۲۸ء

برادرانِ اسلام کے غور کیلئے

کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں!

موجودہ زمانہ اسلام کے لئے نہایت ہی پُرفتن اور نازک زمانہ ہے۔ایک طرف تو غیر مسلم اقوام اس کی تباہی و بربادی کے منصوبوں کو عملی شکل دے رہی ہے۔اور دوسری طرف وہی لوگ جو کشتیٔ اسلام کے ناخدا سمجھے جاتے تھے۔اسے منجدھار میں ڈبونے کی کوشش کر رہے ہیں۔یورپ کی نام نہاد تہذیب و شائستگی سے مغلوب اور مرعوب ہو کر مسلمانوں میں خصوصاً نئی روشنی کے دلدادہ اور تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک ایسی رو پیدا ہو گئی ہے۔جس کو تمدنِ اسلام کے لئے سخت خطرناک اور تباہ کن کہا جا سکتا ہے۔عالمِ اسلام کو اس وقت تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ایک حصہ تو وہ ہے۔جس میں سلاطین اور امرا اسلام شامل ہیں۔دوسرے علماء کا گروہ ہے۔اور تیسرے عوام الناس ہیں۔

پہلا طبقہ یعنی حکمراں اور امرا اس وقت اسلام کیلئے بجائے مفید ہونے کے اس کی ذلت کا موجب ہو رہے ہے۔اور اسلام کو مطاعنِ اغیار کا نشانہ بنانے کے مواقع بہم پہنچا رہے ہیں۔بجائے اس کے کہ وہ اپنی طاقت اور اثر و رسوخ اور مال و دولت سے اسلام کی خدمات کرتے۔الٹا اپنے اعمال و افعال سے اس کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ترکوں کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ترکی میں جو انقلابات آئے دن رونما ہو رہے تھے۔اور جس طرح تمدنِ اسلام کو دن بدن پس پشت ڈال کر تمدن یورپ کی تقلید کی جا رہی تھی۔اس کو دیکھتے ہوئے حکومت ترکی کا اسلام سے علیحدگی کا تازہ اعلان کوئی تعجب خیز امر نہیں۔مگر قابلِ افسوس ضرور ہے۔کہ جس ملک نے صدہا سال تک اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دیں اور ان خدمات کے صلہ میں روحانی فیوض کے علاوہ دنیوی شان و شوکت سے بھی بہرہ وافر حاصل کیا۔اسی کے فرزند آج اعلان کر رہے ہیں۔کہ دستورِ ترکی سے یہ فقرہ اڑا دیا جائے۔کہ "جمہوریت ترکیہ کا مذہب اسلام ہوگا"۔اس کے علاوہ مجالس مقامی اور حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں سے جو حلف لیا جاتا تھا۔اس میں سے بھی اللہ کا نام حذف کر کے اس کی جگہ ذاتی عزت و حرمت کو رکھا گیا ہے۔اسی طرح دیگر ممالک کے حکمراں مسلمان بھی مذہب سے دور ہو رہے ہیں۔البانیہ کے مسلمانوں میں یہ تحریک ایک برسراقتدار ہستی کی طرف سے نشوونما پا رہی ہے۔کہ نمازوں کے لئے باقاعدہ وضو وغیرہ کی ضرورت نہیں۔بغیر وضو بھی نماز ہو سکتی ہے۔اور مسجدوں میں جا کر فرش پر نماز ادا کرنے کی بجائے عیسائی طرز پر بنچوں پر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ایران کی مذہبی حالت کچھ زیادہ امید افزا نہیں۔وہاں بہائیت کے باعث پہلے ہی کافی الحاد موجود تھا۔جو موجودہ رو اور روشنی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔اس کے علاوہ افغانستان ہے۔وہاں کی مذہبی حالت کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ملکۂ افغانستان نے کراچی سے رخصت ہوتے ہی جو شرعی پردہ کو خیرباد کہدیا۔اور علانیہ اسلامی تمدن کی مخالفت کی۔اور پھر تمام سفر یورپ میں یہی طرزِ عمل رکھا۔اس نے مذہب کے متعلق ان کے رجحان کو ظاہر کر دیا ہے۔

یہ تو دوسرے ممالک کی حالت ہے۔اب ہندوستان کے مسلم امرا کو لیجئے۔یہاں گو ترکی اور ایران کی طرح مذہب سے بیزاری کا اظہار تو نہیں کیا جاتا۔مگر عملی طور پر یہ طبقہ اسلام سے الگ ہو چکا ہے۔نماز روزہ کی پابندی متروک ہے۔اور کسی کام میں بھی احکام اسلام کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔شادی غمی۔موت۔فوت اور پیدائش وغیرہ کے موقع پر تمدنِ ہنود ان کا خضرِ راہ ہوتا ہے۔اور اب تو یہ حالت ہے۔کہ یورپین تہذیب ہندوستانی مسلمانوں کے صاحبِ حیثیت طبقہ میں سرایت کر رہی ہے۔اور یہ طبقہ اپنی طرزِ معاشرت کو مغربی سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

دوسرے طبقہ یعنی علماء کے متعلق چنداں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔دنیائے اسلام کی مذہب سے لاپرواہی اور غفلت شعاری ان کی نااہلیت اور اپنے فرائض کی بجا آوری سے تساہل و تغافل کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔اگر یہ لوگ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے اور قوم کو صحیح اور درست راستہ پر چلانے کی کوشش کرتے۔تو ایسے روح فرسا اور ناخوش گوار واقعات کبھی پیش نہ آتے۔جیسے آج پیش آ رہے ہیں۔خود ہندوستان میں علماء کی حالت جس درجہ گر چکی ہے۔وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔اور عامۃ المسلمین کو اس کا بخوبی احساس ہو چکا ہے۔یہ لوگ ذاتی خواہشات اور نفسانی اغراض کی [illegible] میں جہلا سے بھی گئے گذرے ہیں۔سلسلہ وعظ اور رشد و ہدایت کی بجائے مسلمانوں کا شیرازہ ان کی وجہ سے بہت بری طرح بکھر چکا ہے۔اور ان کی بھڑکائی ہوئی آتشِ افتراق و تشتت نے گلشنِ اسلام کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنانے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا:۔

غرضکہ نہ ہی یہ لوگ خود کوئی کام کر رہے ہیں۔اور نہ دوسروں کو کرتا دیکھ سکتے ہیں۔کسی قسم کی خدمتِ اسلام کی ان سے توقع رکھنا بالکل عبث ہے۔پھر مصیبت یہ ہے۔کہ یہ لوگ دوسروں کو بھی کچھ کرنے نہیں دیتے۔اور ہر ایک کام کرنے والے کے راستہ میں مشکلات پیدا کرنا اپنا فرض اولین سمجھے ہوئے ہیں۔باقی رہے عامۃ الناس۔ان میں نہ تعلیم ہے۔اور نہ وہ اسلامی احکام جانتے ہیں۔وہ علماء کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہیں۔اور افتراق کے لئے ان کا آلۂ کار۔نام نہاد علماء نہ تو خود کوئی صحیح راستہ اختیار کرتے ہیں۔اور نہ ان بدنصیبوں کو کسی پار لگنے دیتے ہیں۔اور اس طرح اسلامی قوت برباد ہو رہی ہے۔

مسلمانوں کی عام حالت کو بھی دیکھ لیجئے۔نہ کوئی تنظیم ہے۔نہ تعلیم۔نہ مال ہے۔نہ دولت۔اور پھر غضب یہ ہے۔کہ اپنی بے بسی اور بے کسی کا انہیں ذرہ بھر احساس بھی نہیں۔

جب سفینۂ اسلام اس قدر تلاطم خیز طوفان میں گھرا ہوا ہے۔اور اس کے ناخدا نہ صرف یہ کہ اس کی سلامتی کیلئے کوشاں نہیں۔بلکہ اسے پُرشور موجوں کے حوالے کرتے ہوئے خوابِ غفلت میں پڑے ہیں۔تو کیا دردمندانِ اسلام کا یہ فرض نہیں۔کہ سوچیں۔اگر اسلام واقعی خدا کا سچا مذہب ہے اور اگر انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کا وعدہ الٰہی برحق ہے۔تو اس پُرآشوب زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا کیا انتظام کیا ہے۔

برادرانِ اسلام۔آپ خدا کے لئے غور فرمائیں۔سلاطین اسلام سے برملا بیزاری کا اعلان کر چکے۔علماء اس کی حفاظت سے غافل ہو گئے۔اور عامۃ المسلمین اس کو فراموش کر چکے۔اب بھی اگر خدا تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا۔تو پھر یہ دعویٰ کہ اسلام خدا تعالےٰ کا محبوب ترین مذہب ہے اور خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے اب اسلام کے سوا کوئی راستہ نہیں۔کہاں تک حقیقت پر مبنی ہو سکتا ہے۔اگر یہ سچ ہے۔کہ اسلام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔اور اگر یہ صحیح ہے۔کہ خدا تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔تو یقیناً یہ بھی سچ ہے۔کہ خدا تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام بھی فرما دیا ہے۔اور لو کان الایمان معلقا بالثریا لناله رجل من [illegible] مصداق خدا تعالےٰ کے وعدہ۔اور رسول [illegible] کے ارشاد مبارک کے مطابق اسلام کی [illegible]

ابنائے فارس کا مصداق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

کے لئے آچکا ہے۔ اور حفاظت و اشاعت اسلام کا کام عملی طور پر اس کے ہاتھوں با قاعدہ نظام اور پابندی کے ساتھ جاری ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس الحاد و گمراہی کے زمانہ میں بھی اس کی قوت قدسیہ اور محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک ایسی مخلصین کی جماعت پیدا ہو چکی ہے۔ جو خدمت اسلام ہی اپنی زندگی کا نصب العین سمجھے ہوئے ہیں۔ اور اس کیلئے ہر قسم کی قربانیاں کرنا عین سعادت دارین یقین کرتی ہے۔

پس اے دردمند دل رکھنے والو۔ اور اے اسلام کی خدمت کا جذبہ رکھنے والو۔ آؤ اور اس مقدس ہستی کے نام پر جمع ہو کر ثواب دارین حاصل کرو۔ کہ یقیناً یہ خدا تعالےٰ کا سچا رسول اور فرستادہ ہے۔ کیونکہ اگر اسے سچا تسلیم نہ کیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ جب خدا تعالےٰ نے اسلام کی اس درجہ نازک حالت کے باوجود اس کی حفاظت کیلئے کسی روحانی وجود کو خاص طاقتوں کے ساتھ مبعوث نہیں کیا۔ تو اس نے بھی اسے چھوڑ دیا ہے۔ پس حالات پیش آمدہ اور اقتضائے زمانہ پر نظر ڈالو اور غور کرو۔ کہ کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں ؞

والئے خیرپور کا خطبہ صدارت

ہز ہائی نس میر علی نواز خاں بہادر والئے خیرپور (سندھ) نے شیعہ کانفرنس منعقدہ کلکتہ کے اجلاس کی صدارت کو منظور فرما کر نہ صرف شیعہ اصحاب کے لئے بلکہ تمام مسلمانان ہند کے لئے خوشی اور مسرت کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس طبقہ اور اس درجہ کے مسلمانوں نے قومی اور مذہبی معاملات سے الگ تھلگ رہنے کی جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ اس میں ہز ہائی نس میر صاحب خیرپور کا نمایاں تبدیلی پیدا کرنا نہایت خوش کن امر ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنا خطبۂ صدارت جس عمدگی اور قابلیت سے مرتب فرمایا۔ اور مسلمانوں کو جو قابل قدر نصائح کیں۔ ان سے بھی ان کی روشن ضمیری اور اعلیٰ قابلیت کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وقت کے سب سے اہم مسئلہ تمام اسلامی فرقوں کے سیاسی اتحاد کے متعلق فرمایا۔

"ہندوستان کے مسلمانوں کے جملہ فرقے خواہ وہ سُنّی ہوں۔ یا شیعہ یا کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کے درمیان کوئی سیاسی اختلاف نہیں ہے۔ لہذا ان کو اپنی شیرازہ بندی کو منتشر نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور مسلم لیگ کو اپنی مشترکہ سیاسی انجمن سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر دوش بدوش کام کرنا چاہیئے"۔

[illegible] جماعت [illegible] یہ وہی تلقین ہے۔ جو سب سے [illegible] احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانان ہند [illegible]

اغراض و مقاصد میں تمام فرقوں کے مسلمانوں کو متحد ہو کر کام کرنے کی ضرورت بتائی۔ اگر تمام مسلمان اس نصیحت کو مان لیں۔ تو آج ان کی بہت سی تکلیفوں کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ بہت سے نقصانات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مسلمان اور بھنگی برابر

حال میں پنجاب ینگ مین کانفرنس (نوجوانان پنجاب کی مجلس) کی جو کانفرنس امرتسر میں منعقد ہوئی ہے۔ اس میں جہاں نوجوانوں نے یورپ کی تقلید میں "مذہب کو پالیٹیکس سے جدا" کرنے کے لئے آواز اٹھائی۔ وہاں اہل ہند کے اتحاد کے متعلق ایک نمائش بھی کی۔ اور وہ یہ کہ اس کانفرنس کے زیر انتظام "کھلے میدان میں ایک سکھ ایک مسلم۔ ایک ہندو اور ایک بھنگی نے مل کر کھانا کھایا۔ اور بھنگی کے ہاتھ سے لڈو تقسیم کرائے گئے"۔

(انقلاب ۱۵ اپریل)

اس سے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ ہندو اور سکھ جو مسلمانوں اور بھنگیوں کو ایک ہی درجہ اور حیثیت میں سمجھتے چلے آتے ہیں۔ اب وہ انہیں اپنے ساتھ بیٹھکر کھانے کا حق دینا چاہتے ہیں۔ مجھے اس بات سے انکار نہیں۔ کہ ہر تحریک ابتدا میں چھوٹے پیمانہ پر ہی شروع کی جا سکتی ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ نوجوان جو اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ سارے کے سارے مل کر کھانا کھاتے۔ اور اس بات کا عہد کرتے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ عمل میں وہ اس طریق کو رواج دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ ورنہ انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ کہ کسی گم نام و نشان ہندو اور سکھ کا کسی مسلمان اور بھنگی کے ساتھ مل کر کھا لینا نہ تو اس جذبہ نفرت و حقارت کو دور کر سکتا ہے جو ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے متعلق پایا جاتا ہے۔ اور نہ اس طرح مسلمانوں کی تسلی ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس قسم کا نظارہ ان کے جذبہ غیرت و حمیت کو اور زیادہ ٹھیس لگانے کا موجب ہوگا۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ غلیظ اور گندے بھنگی اور پاک و صاف مسلمان ہندوؤں کے نزدیک ایک ہی درجہ رکھتے ہیں مگر اس بات کو اب کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا اور جب تک ہندو مسلمانوں کے ہاتھوں کی چیزیں لے کر آزادی سے کھانا نہ شروع کریں گے۔ اس وقت تک مسلمان ان کی اچھی سے اچھی اشیاء بھی استعمال نہیں کریں گے ؞

شُدھی کا تیر

دہلی میں سناتن دھرمی ہندوؤں کا ایک جلسہ مہنت سیتا رام جی شاستری کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا۔ مہنت صاحب عام سناتنی پنڈتوں کے برعکس شدھی کے بہت بڑے حامی ہیں۔ اور مسٹر ملر کی شدھی میں بھی آپ نے بہت نمایاں حصہ لیا تھا۔ متذکرۃ الصدر جلسہ میں شدھی کے جواز میں آپ نے ایک بالکل نیا اور اچھوتا تاریخی ثبوت پیش کیا ہے۔ جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:-

"میرے گرو سوامی رامانند جی نے اجودھیا میں ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو شدھ کر کے ہندو بنایا تھا۔ ان کو اورنگ زیب نے مسلمان بنا لیا تھا۔ وہاں پر انہوں نے ایک ایسا تیر لگا دیا تھا۔ کہ جو اس کے نیچے سے گذرتا تھا۔ اس کی داڑھی کٹ جاتی تھی۔ اور سر پر چوٹی ہو جاتی تھی"۔ (تیج ۸ اپریل)

مہنت صاحب کی تاریخ دانی قابل داد ہے۔ اور اس سے یہ اندازہ کرنا بالکل آسان ہے۔ کہ دوسرے تاریخی اعتراضات جو ہندو تاریخ دانوں کی طرف سے اسلام اور سلاطین اسلام خصوصاً اورنگ زیب رحمتہ اللہ علیہ پر لگائے جاتے ہیں۔ کہاں تک مبنی بر صداقت و دیانت ہیں۔ تیر کے نیچے سے گذرتے ہی داڑھی کا کٹ جانا اور چوٹی کا نمودار ہو جانا واقعی شدھی کے جواز کی بہت بڑی دلیل ہے۔ مگر سوال صرف اتنا ہے۔ کہ اب وہ تیر کہاں ہیں۔ اور کیوں اس سے شدھی کا کام نہیں لیا جاتا۔

مہاسبھا اور مالوی جی

ہندو مہاسبھا جبل پور کے اجلاس میں مالوی جی نے صوبہ سندھ کے بمبئی سے علیحدہ نہ کئے جانے کے خلاف جو رائے ظاہر کی۔ اور جس کی بظاہر سبھا نے کوئی پروانہ کی۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے "قوم پرست" ہندو و مسلم اخبارات نے نہ صرف مالوی جی کی تعریف و توصیف کے پل باندھ دئے۔ بلکہ حیرت و استعجاب کا بھی اظہار کرتے ہوئے لکھا۔

"اس شخص (مالوی جی) کے لئے جواب تک ہندو دنیا اور مہاسبھا کا بے تاج بادشاہ رہ چکا ہو۔ چار آرا کی ناقابل توجہ اقلیت میں شمار ہونا سیاسی و اخلاقی قوت کا ایک شاندار مظاہرہ ہے۔ اور اس قسم کی نظیر تاریخ ہند بلکہ تاریخ عالم میں بھی مشکل سے ملیگی"۔ ٹریبون

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ سب کارروائی محض مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کیلئے تھی۔ چنانچہ کئی مسلمان اخبارات نے مالوی جی کی تعریف و توصیف کے راگ گانے شروع کر دئے۔ اگرچہ پروفیسر جھیلانی کی تقریر سے جو اس نے مہاسبھا میں کی تھی۔ یہ ظاہر ہو گیا تھا۔ کہ مالوی جی سبھا میں پیش شدہ تجویز کے مخالف نہیں تھے۔ مگر اب مہاسبھا کے جنرل سکرٹری پنڈت دیورتن صاحب نے جو اعلان شائع کیا ہے۔

برتھ کنٹرول کا ایک اور پہلو

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

برتھ کنٹرول کے متعلق کہا جاتا ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ تھوڑی اولاد ہو۔ تاکہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی طرح ہو سکے۔ ایک دو بچوں پر زیادہ وقت اور زیادہ روپیہ خرچ کرکے ان کو سوسائٹی کا اعلےٰ ممبر بنا دیا جائے۔ بہ نسبت اس کے کہ ۱۰-۱۲ بچے ہوں۔ اور سب قلت خرچ اور کمئ توجہ کی وجہ سے ادنیٰ تعلیم پائیں۔ اور سوسائٹی اور ملک کے لئے اتنے مفید نہ ہوں۔ مگر دراصل یہ صرف بہانہ ہے۔ اور اس کی تہ میں ایک اور چیز ہے۔ جس کا نام ظاہر کرنا چونکہ ذلت کا باعث تھا۔ اس لئے اس بات کو ملمع کرکے دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

وہ چیز کیا ہے؟ وہ عیاشی اور بدکاری ہے۔ جو صرف اسی صورت میں دل کھول کر ہو سکتی ہے۔ جب عورت اپنے بچہ دینے والے فرائض سے آزاد ہو کر سوسائٹی کی دل لبھانے والی ممبر بنی رہے۔ ورنہ اُسے ہر بچہ کے لئے کم از کم دو ڈھائی سال سوشل عیاشی سے الگ رہنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی مرد اور عورتوں کے واسطے **غیر مسافحین** اور **غیر مسافحات** کی شرط نکاح میں رکھی ہے۔

میں نے ہندوستان میں ایسی عورتیں دیکھی ہیں (مغربی ممالک کی) جو سوسائٹی سے اپنے حسن کی پرستش چاہتی ہیں۔ اور چونکہ ہر حمل اور رضاعت ان کو ناچنے اور ناز و نخرے سے مدتوں کے لئے روک دیتے ہیں اس لئے وہ اس برتھ کنٹرول کا عمل باقاعدہ کرتی ہیں۔ ان کی خوابگاہ میں ٹنکچر آیوڈین یا کونین کے عرق کا ڈوش ہمیشہ پلنگ کے پاس لٹکا رہتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ان میں سے بعض ایسے آلات استعمال کرتی ہیں۔ جو مانع حمل ہوں۔

ایک بدنصیب عورت کو میں نے دیکھا۔ وہ ایک رات بھی بغیر ناچ رنگ کی مجلس کے نہیں رہ سکتی تھی۔ جب اَور تدابیر رائگاں گئیں اور اُسے حمل رہ گیا۔ تو وہ ایک لیڈی ڈاکٹر کے پاس گئی۔ کہ کسی طرح اسقاط کرا دے۔ اس نے انکار کر دیا۔ آخر تنگ آکر اس نے ایک دیسی دائی کو بلایا۔ اس دائی نے ایسا تیزاب اسے استعمال کرایا۔ کہ اسقاط کے ساتھ ہی ورم اور بخار ہو گیا۔ اور ۶ ماہ وہ ہسپتال میں پڑی رہی۔ پھر ۶ ماہ کے قریب شملہ میں رہی۔ اور وہاں سے مردہ کی طرح واپس آئی۔ اپریشنوں کی جو مصیبتیں اٹھائیں۔ سو الگ رہیں۔ اور غالباً ہمیشہ کے لئے عقیمہ ہو گئی۔ جب وہ ہسپتال میں تھی۔ تو اپنی شکل آئینہ میں دیکھکر کہا کرتی تھی۔ میں نے بڑا جھک مارا۔ اب اس شکل سے میں کیونکر بال میں ناچا کروں گی۔ یہ ایک مثال ہے

دوسری ضروری بات یاد رکھنے کی یہ ہے۔ کہ برتھ کنٹرول تو غربا اور کم آمدنی والوں کو اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ حالانکہ ان سوسائٹیوں کے بانی اور ان کے ممبر اور بڑے سرگرم لیکچرار وہ لوگ ہیں۔ جو لارڈ کہلاتے ہیں۔ یا نہایت امیر اور اعلےٰ درجہ کی سوسائٹی کے ممبر ہیں جو ایک بچہ سے زیادہ کا بوجھ اٹھانے کو تو اپنے لئے مفلسی خیال کرتے ہیں۔ لیکن ننانوے بچوں کی تعلیم کے برابر عیاشی اور بدکاری میں خرچ کر رہے ہیں۔ تعجب ہے۔ کہ ایک شریف اور غریب آدمی کے تو ۸-۱۰ بچے ہوتے ہیں۔ اور وہ کبھی نہیں چاہتا۔ کہ ان میں سے ایک بھی مر جائے۔ مگر وہ امیر کبیر جس کی سالانہ آمدنی ۱۲۰۰ پونڈ سے دس دس لاکھ تک ہے۔ افلاس اور اولاد کے بوجھ کے خوف سے ایسی سوسائٹیوں میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔ خصوصاً امراء کی بی بیاں۔ اور سوسائٹی کی وہ حسین و جمیل عورتیں جن کے حسن کے پیچھے بڑے بڑے لوگ دیوانہ ہو رہے ہیں۔ اور جو نامی گرامی عیاش مشہور ہیں۔ بڑے شوق و ذوق سے برتھ کنٹرول انجمنوں کی ممبر محض اس نیت سے بنتی ہیں۔ کہ بچاریوں سے اولاد کی پرورش اور ان کی تربیت کی تکلیف برداشت نہیں ہو سکتی!!!

حالانکہ ولایت میں لوگ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت خود نہیں کرتے بلکہ ذرا بڑے ہوتے ہی ان کو پبلک سکولوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اور وہ اپنا لڑکپن اور نوجوانی وہاں ہی گذارتے ہیں۔ صرف خرچ دینا پڑتا ہے۔ اور کچھ وقت اور توجہ ماں باپ کو صرف نہیں کرنی پڑتی۔

ایسے لوگ اپنی عیاشی کو چھپانے کی غرض سے اسے علمی اور تمدنی پیرایوں میں پیش کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنے ہی جیسا بنانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے۔ کہ ایک نکٹی سے کسی نے پوچھا تھا تم یہ چاہتی ہو۔ کہ تمہاری ناک درست ہو جائے۔ یا اور سب لوگ نکٹے ہو جائیں۔ تو اس نے جواب دیا تھا۔ کہ میری دلی خواہش تو یہی ہے۔ کہ باقی سب نکٹے ہو جائیں۔

اس تحریک کا بڑے بڑے امرا اور عیش پرست لوگوں کی طرف سے شروع ہونا ہی اس کے غلط ہونے کی دلیل ہے۔ اگر غربا کی طرف سے شروع ہوتی۔ تو البتہ کچھ غور کرنے کے لائق ہوتی۔

قرآن مجید نے جہاں قتل اولاد کو منع فرمایا ہے (اور یہ قتل اولاد ہی ہے) وہاں دونوں طرح کے لوگوں کو منع کیا ہے۔ غربا کو فرمایا۔ **لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ** یعنی اپنی اولاد کو افلاس کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ اور امراء کو فرمایا۔ **لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ**۔ یعنی افلاس کے خوف سے اور اس ڈر کے مارے کہ اگر اولاد زیادہ ہو گئی۔ تو آئندہ مفلس ہو جائیں گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔

ان ہر دو آیات کے بالکل متصل ہی دوسری آیتوں میں زنا کاری، عیاشی اور فحشا ظاہری و باطنی کا ذکر اسی وجہ سے کیا ہے۔ کہ اصل ایسی باتوں کی یہی چیزیں ہیں۔

تیسری بات ایک طبی مسئلہ ہے۔ وہ یہ کہ اگر آلات کا استعمال کیا جائے یا زہریلے ڈوش اور پچکاریوں کو خوب برتا جائے۔ تو عورت کی صحت کو سخت عصبی نقصان پہونچتا ہے۔ چونکہ یہ علمی مسئلہ ہے۔ اس لئے یہاں اس کے بیان اور تفصیل کی ضرورت نہیں۔ مگر عزل کا جماع عورت کی صحت اور خوشی کو برباد کر دیتا ہے۔ اور تجربہ کے بعد اب عیاش لوگ بھی اس نتیجہ پر پہونچتے جاتے ہیں۔ کہ جو طریقہ انہوں نے لطف اٹھانے کے لئے ایجاد کیا تھا۔ وہ اُلٹا بلائے جان ہوتا جاتا ہے۔

برتھ کنٹرول کی تجاویز پر عمل کرنے والے کی مثال اس شخص کی مانند ہے۔ جو کھانے کا بڑا حریص ہو۔ اور چونکہ کھانے سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن حرص ذائقہ کی پوری نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ تجویز ایجاد کرے۔ کہ کھانا چبا چبا کر تھوک دیتا ہو۔ اور نگلتا نہ ہو۔ تاکہ دن رات ذائقہ کا لطف اٹھاتا رہے۔ لیکن عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ حد سے حد وہ دو چار دن ایسا کر سکے تو کر سکے۔ کیونکہ خلاف قوانین فطرت جو شخص عمل کریگا۔ وہ نہ فائدہ اٹھا سکیگا۔ نہ لذت۔

طاعون کے حفظ ماتقدم کے متعلق ضروری ہدایات

آج کل بعض مقامات پر طاعون نمودار ہو رہی ہے۔ تو یہ دعا استغفار و صدقہ و خیرات کے ساتھ جن ظاہری احتیاطوں کی ضرورت ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔ احباب ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں:-

(۱) تمام گھر کا اسباب نکالکر پہلے صحن میں رکھ دیا جائے۔ چھتوں کے جالے اور دیواروں کی صفائی کرنیکے بعد مکان کے فرش کو جھاڑو سے خوب صاف کیا جائے۔ خصوصاً باورچی خانہ اور غلہ وغیرہ رکھنے کی جگہ کو (۲) چوہوں کے سوراخوں میں روڑے ڈالکر اچھی طرح بند کر دیا جائے (۳) تمام اسباب میں سے جو ناکارہ اور ردی میلا ہو۔ اس کو جلا دیا جائے (۴) بستروں اور کپڑوں کو صحن میں اچھی طرح دوپہر کی تیز دھوپ دیجائے۔ اور روزانہ اس پر عمل کیا جائے (۵) پھر گھر کے صندوق ٹرنک اور اسباب وغیرہ ڈبل اینٹیں رکھکر اس طرح لگا دئے جائیں۔ کہ ہر روز ان کے نیچے جھاڑو پھیری جا سکے۔ اور صفائی ہو سکے (۶) دن کو تمام دروازے اور روشندان مکان کے کھلے رہیں۔ (۷) گھر کی نالیوں اور پاخانوں کی صفائی کا خصوصاً خیال رکھا جائے (۸) رہائش و سونے کے کمروں میں کسی قسم کا کچا یا پکا کھانے پینے کا سامان نہ رکھا جائے۔ جس سے چوہوں کو آنے کا موقعہ ملے (۹) مندرجہ بالا ہدایتوں پر مستقل طور پر عمل ہو (۱۰) لوبان اور گندھک وغیرہ کی دھونی روزانہ دینا بہتر ہے۔ (۱۱) تمام کوڑا کرکٹ اور ردی کاغذ تلف اسباب جو جمع ہو۔ اس کو محلہ دار ایک جگہ جمع کرکے فوراً جلا دیں۔ (۱۲) ننگے پاؤں [illegible] بیوی بچوں کو ہرگز نہ چلنے پھرنے دیں اور نہ بیٹھنے [illegible] دیں وغیرہ کی صفائی کرنے لگے۔ اسکو چاہیئے۔ کہ پہلے [illegible] [illegible] کیا کرے۔ اور صفائی کے بعد صابن سے اچھی طرح [illegible] جسم اور کپڑوں کو خوب صاف رکھا جائے (۱۵) اگر [illegible] (۱۶) اگر پلیگ والے گھر میں کوئی ایک لوگ ہوں۔ تو مریض کی خدمت [illegible] کوئی چوہا گھر میں مرا ہوا پایا جائے۔ تو ہرگز اس کو کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ اور نہ اٹھا کر باہر گلی میں پھینکے۔ بلکہ اس پر اچھی طرح [illegible]

لانبی بعدی اور آخر الانبیاء کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین اور آپ کی امت کو خیر امت قرار دے کر جس شرف اور بزرگی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اس سے تمام پہلی امتیں محروم ہیں۔ اور یہ آپ کے رحمۃ للعالمین اور امت محمدیہ کے خیر امم ہونے کا ہی ثبوت ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے امتی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے طفیل اور آپ کے فیض سے مقام نبوت عطا کیا۔ اور نبی کے پیارے خطاب سے ذکر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال فیضان کو ثابت کیا۔ مگر بعض لوگوں کو نبی اور نبوت کے الفاظ سے کچھ ایسی چڑ ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کو جائز نہیں سمجھتے۔ اور غور نہیں کرتے۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین قرار دیا ہے۔ تو نبوت جیسی رحمت آپ کے وجود باجود سے بند کیسے ہو سکتی ہے۔ پھر جب اس امت کو خیر امت قرار دیا گیا ہے۔ تو اگر یہ امت نبوت کے انعام سے محروم ہے۔ تو خیر امت کہلانے کی کیسے مستحق ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جبکہ وہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں **نبوت** کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس ممکن نہ تھا۔ کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اس کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے۔ اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا۔ اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی۔ کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا۔ اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھیرتی تھی اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھیرتا تھا۔"

یہ عبارت نہایت وضاحت کے سا[illegible] ہے کہ امت محمدیہ نبوت سے محروم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس [illegible] قرار پا گئی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] قوت فیضان پر بھی داغ لگے گا۔

مگر افسوس ہے۔ کہ غیر مبائعین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے مدعی ہیں۔ وہ اس تحریر کے خلاف یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا اور اس کی تائید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بھی پیش کرتے ہیں۔ اگر کسی جگہ ان احادیث کی تشریح اس رنگ میں پاتے ہیں۔ جو ان کے مزعومہ عقیدہ کے خلاف ہے۔ تو جھٹ اسے جدت قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب "پیغام صلح" ۱۵۔ فروری میں ایک سوال درج کرتے ہیں۔ جس کو ہم معہ جواب کے ضروری اقتباس کے ذیل میں درج کرتے ہیں

سوال "ممکن ہے۔ کہ آپ کی نظر سے نئے علم کلام کی جزئیات سے بعض نہ گزری ہوں۔ اس لئے عرض ہے۔ ملاحظہ ہو دعوۃ الامیر میاں محمود احمد صاحب قادیانی صـ ۳۷

"رسول کریم نے فرمایا۔ کہ انی آخر الانبیاء اور لا نبی بعدی اگر آخر الانبیاء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے آنے کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو آخر المساجد کے بعد دوسری مسجدیں کیوں بنوائی جائیں۔"

پھر ملاحظہ ہو صـ ۳۸

"لا نبی بعدی کے بھی یہ معنی نہیں۔ کہ آپ کی بعثت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔"

جواب "آپ کی عنایت کا شکریہ کہ مجھے نئے علم کلام سے مطلع فرمایا۔ واقعی یہ نیا علم کلام ہے۔ بلکہ عجیب و غریب علم کلام ہے۔ میاں صاحب کا یہ فرمانا کہ لا نبی بعدی کے یہ معنی نہیں۔ کہ آپ کی بعثت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ کس قدر عجیب و غریب ہے اگر یہ معنی نہیں۔ تو اور معنی ہی کیا ہو سکتے ہیں۔ دو تو لفظ ہیں۔ لا نبی اور بعدی۔ اس میں کیا کوئی تاویل کرے۔ کیا کوئی پیچ ڈالے۔ مگر تاہم میاں صاحب کو اصرار ہے۔ کہ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ نبی کریم صلعم کی بعثت کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پس علم کلام کی جدت اور انوکھے پن میں کسے کلام ہو سکتا۔ باقی رہا آخر الانبیاء کے مقابل میں آخر المساجد کو پیش کرنا۔ میرے خیال میں اس میں ان کے مفید مطلب کوئی بات نہیں۔ کیا خاتم کی طرح آخر کے معنی بھی مہر لگانا کریں گے۔ آخر کے معنی کسی لغت یا زبان عرب کے محاورہ میں مہر لگانا نہیں۔ رہ گئے آخر المساجد کے معنی۔ اس کے معنی تو صاف ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم [illegible] قائم کیا ہے۔ وہ آخری ہے۔ اس کے بعد اور کوئی قبلہ نہیں جس طرح آنحضرت صلعم آخری نبی ہیں۔ اسی طرح آپ کا قبلہ آخری قبلہ ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبی کی مسجد اس کا قبلہ ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ کوئی اینٹ پتھر کی عمارت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس آخر المساجد کے معنی ہی یہ ہیں۔ کہ آپ کا قبلہ آخری قبلہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے۔"

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مخصوص انداز تحریر میں جس طریق پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے عقاید کا ذکر کیا ہے۔ وہ سخت تکلیف دہ ہے۔ مگر ولنصبرن علیٰ ما اذیتمونا۔

ڈاکٹر صاحب تمسخرانہ انداز میں حضور کے استدلال کو نیا علم کلام عجیب و غریب علم کلام قرار دے کر جدت جدت اور انوکھی جدت کی رٹ لگاتے اور اس استدلال کی عظمت کو گرانا چاہتے ہیں۔ مگر وہ خوب یاد رکھیں۔ کلمۃ اللہ ھی العلیا۔

اگر لا نبی بعدی سے یہ استدلال کرنا۔ کہ یہ حدیث صرف تشریعی نبی کی آمد کو مانع ہے۔ جدت ہے۔ تو پھر یہ جدت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہیں۔ آپ سے بہت پہلے حضرت محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں مع دلیل اس جدت کا ثبوت دے چکے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

فما ارتفعت النبوۃ بالکلیۃ لھذا قلنا انما ارتفعت نبوۃ التشریع فھذا معنی لا نبی بعدہ فعلمنا ان قولہ لا نبی بعدہ ای لا مشرعاً خاصۃ لا انہ لا یکون بعدہ نبی ھذا مثل قول اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ سوال نمبر ۱۵)

یعنی نبوت بالکلیہ بند نہیں ہوئی۔ اسی لئے ہم نے (پہلے) کہا ہے۔ کہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے۔ یہی معنی لا نبی بعدی کے ہیں ہم نے سمجھا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے قول لا نبی بعدی سے صرف شریعت لانے والا مخصوص ہے۔ یہ نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ کا یہ قول مثل اس قول کے ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ جب قیصر و کسریٰ ہلاک ہونگے۔ تو ان کے بعد قیصر و کسریٰ نہیں ہونگے۔

اس تحریر میں حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے لا نبی بعدی کی تشریح کرتے ہوئے صاف بتا دیا ہے۔ کہ صرف تشریعی نبوت بند ہے۔ اور اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ اپنے معنوں کی تائید کے لئے حدیث اذا ھلک کسریٰ الخ کو پیش کر کے واضح کر دیا ہے۔ کہ جس طرح اس حدیث میں لا نفی موصوف کے لئے آیا ہے۔ کہ قیصر و کسریٰ کے ہلاک ہونے کے بعد ویسا کوئی قیصر و کسریٰ نہیں ہوگا۔ اسی طرح لا نبی بعدی میں لا نفی موصوف کے لئے ہے۔ یعنی میرے بعد میری طرح صاحب شریعت نبی کوئی نہ ہوگا۔

پھر اگر یہ جدت ہے تو یہ جدت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بہت عرصہ پہلے پیدا کر چکے ہیں۔ حضور مواہب الرحمٰن میں فرماتے ہیں:۔

"لا نبی بعدہٗ الا الذی ربیّ من فیضہٖ واظہرہٗ وعدہٗ"

یعنی آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہ جس نے آپؐ کے فیض سے تربیت پائی ہو اور آپؐ کے وعدہ کے مطابق ظاہر ہوا ہو اب ڈاکٹر صاحب فرمائیں کہ لفظ تو دو تھے لا نبی اور بعدی۔ پھر یہ الا الذی ربیّ من فیضہٖ واظہرہٗ وعدہٗ کا استثنا کہاں سے نکل آیا۔ کیا ڈاکٹر صاحب اسے بھی جدت کہیں گے۔

باقی رہ گئی دوسری بات آخر المساجد کے معنے اس میں ڈاکٹر صاحب نے خود بھونڈی جدت سے کام لیا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تشریح کو خواہ مخواہ جدت قرار دیدیا ہے۔ مگر میں آگے چل کر انشاء اللہ بتاؤں گا کہ اگر ڈاکٹر صاحب کے معنوں کو بفرض محال درست تسلیم کر لیا جائے۔ تب بھی وہ ان کے مفید مطلب نہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ نبی کی مسجد اس کا قبلہ ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ کوئی اینٹ پتھر کی عمارت یہ نہ صرف تاریخ اسلام اور احادیث نبوی اور مسلمہ امت کے خلاف ہے۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب کے اپنے قول کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ آگے چل کر ڈاکٹر صاحب اینٹوں اور پتھروں کی عمارت کو بھی مسجد نبوی تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"مسجدیں تو بنتی تھیں۔ اور مدینہ کی مسجد نبوی سے مختلف شکلوں اور وضعوں کی بنتی تھیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں بنیں" پیغام صلح ۱۵ فروری ۱۹۲۸ء

جبکہ ڈاکٹر صاحب کو خود مسلم ہے۔ کہ ایک اینٹ پتھروں کی عمارت بھی مدینہ میں مسجد نبوی کہلاتی تھی۔ تو ڈاکٹر صاحب کا خواہ مخواہ اپنے مزعومہ عقیدے کو ثابت کرنے کے لئے تاویلوں اور پیچیدہ باتوں سے کام لینا کیا حقیقت رکھتا ہے۔

لغت عربی میں مسجد سجدہ گاہ اور مقام عبادت کو کہتے ہیں۔ اور قبلہ کہتے ہیں۔ اس مقام کو جس طرف منہ کر کے عبادت کی جائے۔ یہ دو چیزیں ایک نہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب انہیں ایک ہی قرار دے رہے ہیں؛

مشکوٰۃ باب مواضع الصلوٰۃ میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا صلوٰۃٌ فی مسجدی ھٰذا خیرٌ من الف صلوٰۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام متفق علیہ

یہ متفق علیہ حدیث صاف بتاتی ہے۔ کہ مسجد نبوی اور مسجد حرام علیحدہ علیحدہ مقامات ہیں۔ مسجد نبوی کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ دوسری مسجدوں میں نماز کا جو ثواب انسان کو ملیگا۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے اس سے ہزار گنا ثواب ملیگا۔ اور پھر مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی مسجد میں نماز پڑھنے پر اس سے بھی زیادہ ثواب ہی مسجد حرام کو ایک معنے سے قبلہ کہا جا سکتا تھا۔ کیونکہ گو اصل قبلہ تو کعبہ ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فولِّ وجہک شطر المسجد الحرام۔ کہ اپنے منہ کو مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے "مسجدی" کے ساتھ "مسجد الحرام" کا ذکر کر کے صاف اس امر کو واضح فرما دیا ہے۔ کہ مسجد نبوی کا اطلاق محض اس مسجد پر ہوتا تھا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں تعمیر فرمائی تھی۔ اب ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں۔ مسجد نبوی کو قبلہ قرار دینا جدت ہے۔ یا مسجد نبوی کو بموجب احادیث مدینہ والی مسجد سمجھنا جدت ہے۔ جب یہ امر واضح ہو گیا۔ کہ مسجد نبوی سے مراد مدینہ والی مسجد ہے۔ تو صاف کھل گیا۔ کہ انی آخر الانبیاء کے جملہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمانا کہ ان مسجدی لآخر المساجد۔ محض اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے تھا۔ جو آخر الانبیاء کے الفاظ سے پیدا ہو سکتی تھی۔ یعنی آپؐ نے یہ بتایا کہ جن معنوں میں میری مسجد آخری مسجد ہے انہی معنوں میں میں آخری نبی ہوں۔ جس طرح میری اس مسجد کے بعد وہ مساجد بنانی جائز ہیں۔ جن کا وہی قبلہ ہو۔ جو اس مسجد کا قبلہ ہے۔ جن میں وہی عبادات ہوں جو اس مسجد میں ادا ہوتی ہیں۔ وہ مسجدیں بلحاظ ایک قبلہ ہونے کے میری مسجد کے حکم میں ہیں۔ اسی طرح میرے بعد ایسا نبی آ سکتا ہے۔ جو میری شریعت کا پیرو ہو۔ اور اس کی نبوت میرے فیضان کے نتیجہ میں ہونے کی وجہ سے دراصل میری نبوت کے حکم میں ہو؛

گو میں خدا تعالےٰ کے فضل سے از روئے حدیث نبوی یہ ثابت کر چکا ہوں۔ کہ مسجدی کے معنے قبلہ نہیں لیکن اب یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر قبلہ بھی معنے لئے جائیں تب بھی ڈاکٹر صاحب کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور احادیث نبوی سے اجرائے نبوت ثابت ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور چار جگہ اسے نبی کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ بلکہ اسی آنے والے کے متعلق آپؐ کا یہ فرمان بھی حدیث میں موجود ہے۔ لیس بینی و بینہٗ نبیٌ یعنی میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ کس قدر ظلم ہے۔ جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا"

حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۰۱

گویا یہ ان احادیث کی تفسیر ہے۔ پس جب قرآن و حدیث سے ایسے نبی کا آنا ممکن ہے۔ جو امتی ہو۔ تو اب مسجدی کے الفاظ سے قبلہ نبوی سمجھتے ہوئے آخر الانبیاء کے الفاظ میں الف لام کو استغراقی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس طرح یہ حدیث قرآن و احادیث اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان کردہ تشریح کے خلاف ہو جاتی ہے۔ لہٰذا الف لام عہد ذہنی ماننا پڑے گا۔ اور الانبیاء کے لفظ سے مراد شریعت والے نبی ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی آیت یقتلون النبیین میں الف لام استغراقی نہیں۔ اور سب نبیوں کا قتل مراد نہیں۔ کیونکہ دوسری آیت فریقًا کذبتم و فریقًا تقتلون اس کی تشریح کر رہی ہے۔ کہ آیت یقتلون النبیین میں النبیین سے مراد تمام انبیاء نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا ایک فریق اور ان کا ایک حصہ مراد ہے۔ پس جب الانبیاء کا الف لام عہد ذہنی ماننا پڑا تو معنے حدیث کے واضح ہو گئے۔ جو یہ ہیں۔ کہ جس طرح میرا قبلہ آخری قبلہ ہے۔ اور اب اس کے بعد کوئی قبلہ نہیں۔ اسی طرح میں شریعت لانے والا آخری نبی ہوں۔ یعنی میرے بعد کوئی ایسا نہیں ہوگا۔ جو میری شریعت کو منسوخ کرے۔ اور میرے ماتحت نہ ہو۔

پس ڈاکٹر صاحب کے ایجاد کردہ معنے بھی ہرگز ہرگز ان کے مفید مطلب نہیں؛

(قاضی) محمد نذیر (مولوی فاضل) از لائل پور

تبدیلی مکان

ملک ہالینڈ کی نومسلمہ مس ہدایت بذا اطلاع کرتی ہیں۔ کہ انہوں نے مکان تبدیل کر لیا ہے۔ آئندہ ان کا پتہ یہ ہوگا۔ جو لفافہ پر انگریزی میں لکھنا چاہیئے:۔

Miss Hidayat 233 Admiral-engracht Amsterdam (Ho[illegible]d)

[illegible] کہ آئندہ ان کے نام کے ساتھ کوئی صاحب [illegible] اس یوروپین نام کو مس صاحبہ نے بالکل [illegible] ان کا [illegible] صرف "مس ہدایت" ہوگا

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

احمدیت کی ترقی

شیخ فضل الرحمن صاحب حکیم سالٹ پانڈ افریقہ کے قلم سے

۴۲ نئے احمدی

الفضل میں گذشتہ رپورٹ کے بھیجے جانے کے وقت سے لے کر آج کی تاریخ تک بیالیس نفوس کے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں خدا تعالے ان کو استقامت عطا کرے۔ اور ان کے ایمان میں ترقی اور اخلاص اور معرفت میں زیادتی بخشے

نئی مسجد کا افتتاح

ہمارے احباب میں اس بات کا خاص شوق ہے۔ کہ جہاں کہیں کوئی مسجد بناتے ہیں۔ خواہ وہ کیسی ہی چھوٹی سی کیوں نہ ہو۔ اس کے افتتاح کے لئے میرے جانے کے اخراجات خواہ کس قدر انہیں برداشت کرنے پڑیں۔ وہ مسجد کا افتتاح مجھ سے ہی کراتے ہیں۔ چنانچہ ۱۰- فروری کو علاقہ اشانٹی میں موضع پمپنائی میں ایک مسجد کا افتتاح خاکسار نے کیا۔ بت پرستوں۔ عیسائیوں اور دور و نزدیک کے احمدیوں کا ایک خاصہ مجمع تھا۔ جن کو عاجز نے مخاطب کرتے ہوئے (افتتاح سے قبل) مساجد کے بنائے جانے کی غرض اور ان کے محبت الٰہی کے اظہار کا مقام اور امن کے قیام کا ذریعہ ہونے کے متعلق خطبہ بیان کیا۔ پھر مختصراً اسلام کے متعلق بیان کیا۔ کہ آج دنیا امن امن پکار رہی ہے۔ اور اسلام حقیقی امن دنیا کو دینا چاہتا ہے کہ اس کے نام سے ہی امن کی ضمانت کا اظہار ہوتا ہے۔ نیز یہ مساوات کا مذہب ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ سب لوگ داعی اسلام کی آواز پر لبیک کا نعرہ لگاتے ہوئے اسلام میں داخل ہو جائیں اس جگہ لوکل چیف بھی مدعو تھے۔ اور وہ اپنے جملہ اماکین کے ساتھ جلسہ میں حاضر تھے۔ اس مختصر خطبہ کے بعد میں نے مسجد کا دروازہ کھولا۔

مسجد گو چھوٹی سی اور محض کچی اینٹوں کی بنی ہوئی ہے مگر نہایت خوبصورت ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی آبادی کے سامان ہمیشہ پیدا کرتا رہے۔

لوکل چیفس کا اخلاص

مقام مذکورہ بالا کے لوکل چیف صاحب اور دیگر مقامات پر بھی جہاں اس سفر میں جانے کا مو[قعہ ملا لو]کل چیفس نے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا۔ اور اسلام کے [...]ر کیا اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص کو قبول فرما[ئے اور] قبولیت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ان میں سے بعض نے تو اپنی جگہوں پر سکول کھولنے کے لئے بھی کہا۔ اور ہر قسم کی امداد کا وعدہ کیا۔ لیکن افسوس کہ ہمارے پاس مسلمان استاد نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ جب چاہیگا سب کام ہو جائینگے۔

دو عالموں کا احمدی ہونا

متذکرۃ الصدر ۴۲ نفوس میں دو عالم بھی شامل ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق بخشی اس علاقہ میں علماء کا احمدی ہونا ہندوستان کے علماء سے یقیناً مشکل ترین ہے۔ خدا تعالےٰ کی خاص عنایت ہوئی۔ جو یہ دو شخص سچے دل سے احمدی ہو گئے۔

سالٹ پانڈ سکول

ہمارا سالٹ پانڈ کا سکول خدا کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ اور گورنمنٹ اس بات کو خوب محسوس کرنے لگ گئی ہے۔ میں احباب کی دلچسپی کے لئے سرکاری رپورٹوں میں سے بعض خلاصے درج کرتا ہوں۔

پہلا پراونشل انسپکٹر صاحب مدارس کی رپورٹ میں سے ہے۔ وہ لکھتے ہیں "This School is a model for the other Schools in the district to copy"

یعنی یہ سکول ضلع بھر کے دیگر سکولوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے"۔

دوسرا خلاصہ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کی سالانہ رپورٹ میں سے ہے جو انہوں نے گورنر صاحب کے پیش کرنے کے لئے مرتب کی ہے۔ اُس میں وہ لکھتے ہیں:-

A Notable addition to the assisted list is the Mohammadan School at Salt pond This is the first School of a Non-Christian Mission to receive financial assistance from Government in this Country

"ایک قابل نوٹ زیادتی ان سکولوں میں جن کو سرکاری امداد ملتی ہے۔ سالٹ پانڈ میں اسلامی سکول ہے۔ یہ غیر عیسائی مشن کا پہلا سکول ہے۔ جس کو اس ملک میں سرکاری مالی امداد حاصل ہوئی"

تیسرا خلاصہ گورنمنٹ کی سالانہ رپورٹ میں سے ہے۔ جو سرکاری طور پر ہر سال شائع ہوتی ہے۔ اس میں لکھا

Among those (Schools) inspected three times was the Ahmadiyya Mission School at Salt Pond This Mission has built a very fine School and is doing very good work

"ان سکولوں کا سال میں تین تین بار معائنہ ہوا۔ ان میں سے ایک احمدیہ مشن سالٹ پانڈ کا سکول بھی ہے۔ اس مشن نے نہایت اعلیٰ سکول بنایا ہے۔ جو بہت اچھا کام کر رہا ہے"

الحمد للہ علےٰ ذالک

رمضان

اس جگہ رمضان کا چاند ۲۲ فروری بدھ کی شام کو نظر آیا۔ اور اس طرح ہمارا پہلا روزہ جمعرات یعنی ۲۳ فروری سے شروع ہوا۔ آج کل یہاں گرمی سخت ہے۔ ہندوستان میں تو شائد لوگ سردی محسوس کرتے ہونگے۔ مگر ہم یہاں گرمی میں جلتے ہیں۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

گائے کشی اور ہندو مسلم اتحاد

(از پنڈت آتمانند صاحب شاستری جیتی)

(۲)

مشہور عالم مترجم وید مقدس شری سائیں آچاریہ جی مہاراج کے ترجمہ و تفسیر وید میں لکھا ہے:-

"अधायताम्" इति स कुमम्रा हत्यर्थं गोवधे विनियज्यते। सा घव न्ध्यागौ: शतौ दनेत्य च्यते। तेस्या वध न तस्या मांसा हुत्या च य द्य ज़नं तद् अग्निष्टो मादपि अतिरा त्रादपि च श्रेष्ठम् इत्यादि रूपा प्रशासा। यैंने हन्यते तां प्रति हन्त भ्यो मा मैषी स्त्वं देवी भनिष्य सि त्वां स्वर्गें देवा गां प्स्य न्ति त्यादि प्रीत्साहनम्। यस्त्वा हन्ति यो वा प चते यो वा जुहोति स उत्तमं स्वर्ग गच्छती त्यादि को गोमि वचतंन प्रपांसा च क्री यते गोमेधस्य"

ترجمہ:- "اگھنائے تم" یہ سوکت ابھی (جن میں ڈولنے) کے لئے گائے کو ذبح کرتے وقت بولا جاتا ہے۔ اور وہ بانجھ گائے "شتاؤدنا" کہلاتی ہے۔ اُس کو ذبح کرنے پر اس کے

گوشت کی اہوتیوں سے جو یگیہ کیا جاتا ہے۔ وہ یگیہ اگنی شتوم اور اتی راتر یگیوں سے بھی زیادہ افضل ہوتا ہے۔ جو بانجھ گائے اس طرح ذبح کی جاتی ہے۔ اسے مخاطب کر کے کہا گیا ہے) کہ اے دیوی گائے تو مارنے یعنی ذبح کرنے والے سے کیونکہ تو دیوی بن جائیگی۔ تجھے سورگ لوک (بہشت) میں حفاظت کریں گے۔ ایسی ایسی حوصلہ افزائی گائے کی کی گئی ہے۔ (اے گائے) جو تجھے ذبح کرتا ہے۔ یا (تیرے گوشت کو) پکاتا ہے یا (تیرے گوشت کو) ہون میں ڈالتا ہے۔ وہ افضل ترین درجہ بہشت میں جاتا ہے۔ ایسی ایسی باتوں سے گومیدھ یگیہ یعنی بقرعید کی تعریف کی گئی ہے۔

(۵) اتھروید کانڈ ۱۲ پر خلاصہ مطلب لکھتے ہوئے شری سائیں آچاریہ جی کے ترجمہ میں لکھا ہوا ہے۔ کہ पप्रा विषय के सक्रम एतत से لے کر गच्छ तीत्याह تک جس کا ترجمہ حسب اصل سنسکرت عبارت "گومیدھ یگیہ عرف ہندو مسلم اتحاد" میں دیا گیا ہے۔

یہ سوکت بانجھ گائے کے بارہ میں ہے۔ "وشا" اس گائے کو کہتے ہیں جو حاملہ نہیں ہوتی۔ اور جیسے کوشکی سوترہ ۸ میں دارل سے بھی کہا گیا ہے۔ اور رگوید ۲-۷-۵ میں وش بانجھ گائے کو کہا گیا ہے۔ اور رگوید ۱۰-۹۱-۱۴ میں "وشا" اس گائے کو کہا گیا ہے جو شروع سے ہی بانجھ ہو۔ جس گھر میں وشا (بانجھ گائے) پیدا ہوئی ہو۔ اس گھر میں "اگیات گدا ستی" یعنی یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آیا یہ گائے بانجھ ہے یا نہیں۔ اس لئے تین برسوں تک اسے گھر میں رکھے۔ اس کے بعد یہ معلوم ہو جانے پر کہ یہ بانجھ ہے یہ نذر رکھنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ بانجھ گائے خاص طور پر دیوتاؤں کو مرغوب ہوتی ہے۔ اس لئے دیوتاؤں کے لئے اس گائے کا مالک مانگنے والے برہمنوں کو وہ گائے دیدیوے۔ اس کے ایسا کرنے سے اولاد وغیرہ میں ترقی اور زیادتی ہوتی ہے۔ اور ایسا نہ کرنے سے بہت مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور کہ اس بانجھ گائے کو نہ دینے سے کس کس اعضا سے کون کون مصیبت نازل ہوتی ہے اس کا ذکر ہے۔ اور کس طرح مصیبت آتی ہے اس کا بھی ذکر ہے۔ مانگنے والے براہمنوں کو نہ دی ہوئی وہ گائے ابرہم اپدیش یعنی آسمانی بلائیں نازل کراتی ہے جب بانجھ گائے کو براہمن مانگتے ہیں۔ تو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ خود دیوتا ہی مانگ رہے ہیں۔ کیونکہ بانجھ گائے ہی دیوتاؤں کا بھاگ (حصہ) بنتی ہے۔ دی ہوئی بانجھ گائے داتا (بخشش کنندہ) کی سب خواہشوں کو پورا کر دیتی ہے اور جو شخص بانجھ گائے کو دھت مانگر آپ ہی اسے ذبح کر کے (اس کا گوشت) پکاتا ہے۔ اس کا نقصان ہوتا ہے۔ بانجھ گائے ہی چاہتی ہے۔ کہ براہمنوں سے ذبح کی جا کر دیوتاؤں کی نذر ہوں۔ اس لئے ہون میں ڈالی ہوئی یا نہ ڈالی ہوئی جس بانجھ گائے کو مالک اپنے ہی گھر میں پکاتا ہے۔ وہ بہت دکھ اور نچلے درجہ کے دوزخ میں جاتا ہے۔ یہ کہا گیا ہے"

(۶) رگوید میں لکھا ہوا ہے۔ کہ

आतेअग्नऋच हवि हृदा तष्टं भरामसि।
तेते भवन्तूक्षरा ऋषभा। सो वशा उत।

اس رگوید منتر پر تفسیر کرتے ہوئے پنڈت سائیں آچاریہ جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ "ऋषभ वशा रूपेरा परिरगते सत् ब्रह्म क्षराय भवन्तिति"

یعنی اے اگنی دیوتا بیل اور بانجھ گائے تیرے کھانے کیلئے ہوں۔

(۷) یجروید کے چوبیسویں ادھیائے میں مختلف دیوی دیوتاؤں کے نام پر مختلف جانوروں اور گائے بیل وغیرہ حیوانوں کی قربانیوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ ۲۸ ویں منتر میں "बृहस्पतये गव्या" یعنی برہسپتی دیوتا کے لئے گائے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(۸) رگوید میں یہ منتر لکھا ہے۔ کہ अपांदुहन्तो अध्यासते गवि یعنی گائے کے چمڑے پر بیٹھکر سوم رس کو نچوڑا جاتا ہے۔ اس پر نرکت کے بنانے والے مہرشی یاسک آچاریہ نے بھی یہی ترجمہ سنسکرت میں کیا ہے۔ جس کی نقل "گومیدھ یگیہ" میں دی گئی ہے۔ یہاں نرکت کا ہندی ترجمہ جو پنڈت راجا رام جی شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے کیا ہے۔ صرف یہی لکھا جاتا ہے "سوم کو نچوڑتے ہوئے گؤ کے چرم پر بیٹھتے ہیں۔ یہاں ادھشتول چرم (جس چرم پر بیٹھکر سوم نچوڑتے ہیں) رکا واچک ہے"۔

اسی وید منتر کا ترجمہ شری پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج آریہ نے بھی اپنی ایک تصنیف میں یوں کیا ہے:-

(अपां) سوم کا رس (दुहन्त) دوہن کرتے ہوئے (गवि) چرم پر (अध्यासते) بیٹھتے ہیں" اور تشریح میں پنڈت دامودر سات ولیکر جو آریہ سماجی مشہور پنڈت ہیں۔ لکھتے ہیں۔ "یگیہ کا ودھی (طریقہ) جنہوں نے دیکھا ہے۔ ان کو پتہ ہے۔ کہ چرم پر سوم رکھا جاتا ہے۔ اور پیشچات رس نچوڑا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں गवि گوی شبد کا ارتھ (چرم پر) ایسا ہے۔ گائے میں ایسا ارتھ نہیں"

(۹) یجروید ادھیائے ۲۴ منتر ۲۰ پر ترجمہ کرتے ہوئے آپٹ اچاریہ نے بھی مختلف دیوتاؤں کے نام مختلف جانوروں کی قربانی دینا لکھی ہے۔

(۱۰) گوپتھ براہمن میں اور اتیرے براہمن میں قربانی والی گائے کے ۳۶ ٹکڑے کر کے یگیہ کرنا اور اس یگیہ سے بہشت ملنی لکھا ہے۔

(۱۱) دشنو پران میں گائے کا گوشت براہمنوں کے کھلانے سے ۹ مہینے تک پتروں کی ترپتی بتلائی گئی ہے۔

(۱۲) رگوید میں لکھا ہے:- पारगो भि [illegible]

व्यघस्व सं प्रोर्गुष्व पीवसा मेदसा च

یعنی گاڑھی چربی سے اچھی طرح مردے کو ڈھانک کر جلاؤ۔ اتنا ہی نہیں کہ ہمارے قدیم بزرگ گایوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ بلکہ مردے کے ساتھ بھی گائے کو ذبح کر کے جلایا کرتے تھے۔ اس گائے کو انوسترنی یعنی پار اتارنے والی کہا جاتا تھا۔ اس رسم کا بیان دھرم شاستروں میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے میں نے اپنی تصنیف گومیدھ یگیہ میں لکھ دیا ہے۔

اس بات کو آریہ پنڈت دامودر سات ولیکر جی مہاراج نے بھی مانا ہے۔ جس کا پورا حوالہ میں نے اپنی تصنیف میں دیدیا ہے۔ اور تھوڑا سا یہاں بھی لکھا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔

"اس پرکار گھنی چربی کے گولے مرت شریر (مردہ جسم) پر رکھے جاتے تھے۔ یہ بات پوروکت (مذکورہ) منتر کے پیوسا میدسا سنپرنشو گھنی چربی سے مردے کو آچھادت کرو۔ (ڈھانکو) اس بھاگ میں شیشٹ (صاف) شبدوں (الفاظ) سے کہی ہے"

(۱۳) شراوت اور گرھیہ سوتراں اور پاگیہ و لکیہ وغیرہ سمرتیوں اور شت پتھ برہمن میں مہمان کے لئے گائے کا گوشت دینے کا حکم پایا جاتا ہے۔

قصہ کوتاہ تقریباً تمام ہندو مذہبی کتابوں سے ثابت ہے۔ کہ قدیم زمانہ کے آریہ لوگ گائے وغیرہ حیوانوں بلکہ انسان تک کی قربانیاں کیا کرتے تھے۔ لیکن جب سے بدھ اور جین مذہب کا زور ہندوستان میں ہوا تب سے ہندوؤں نے گائے گھوڑا اور انسانوں کی قربانیاں بند کر دیں مگر بعض بعض جگہوں میں اب تک بکروں اور بھینسوں کی قربانیوں کا رواج پایا جاتا ہے جس کا مفصل ذکر میں نے اپنی تصنیف گومیدھ یگیہ میں کر دیا ہے۔ اب ہندوؤں کو ان واقعات پر زیادہ پردہ پوشی کرنے بعض اور جاہل ہندوؤں کے جذبات کو اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف بھڑکا کر آمادہ فساد کرنا اور ملک کو نقصان پہنچانا مصلحت وقت کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہندو مسلم نفاق پیدا ہو کر ملک کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ دراصل ہندو مسلم فساد کے واحد ذمہ وار وہی پنڈت ہیں جو حقیقت کو مخفی اور پردہ میں رکھکر ہندوؤں کے جذبات کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر ہندو بھائیوں کو یہ بتلا دیا جائے۔ کہ ہمارے قدیم بزرگوں میں بھی بقرعید کی رسم پائی جاتی تھی۔ بلکہ اس رسم کے موجد و بانی ہم ہندو آریہ ہی ہیں۔ جیسا کہ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج بانئے آ[illegible]ج نے بھی ستیارتھ [illegible]ش مطبوعہ [illegible] [illegible] رجہ ستیارتھ پر[illegible] [illegible]دسلاس ۱۳ دفعہ [illegible] [illegible]دی کے بنانے اور [illegible] [illegible] ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

اشتہار

صداقت

آج کل ادویہ کے اشتہارات ہمارے ملک میں بدنام ہو چکے ہیں لہٰذا شریف حکیم یا ڈاکٹر کو جرأت ہی نہیں ہوتی۔ کہ وہ کسی عمدہ نسخہ کا جو بار بار تجربہ میں آچکا ہو۔ اشتہار دے۔ لیکن چونکہ صداقت کے اظہار کے لئے اس سے اچھا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لہٰذا مجبوراً یہی طریقہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل ادویہ بار بار خدا کے فضل و کرم سے تجربہ میں مفید ثابت ہو چکی ہیں:-

تریاق اعظم یہ دوا مقدار خوراک میں قلیل اور خوش ذائقہ میں میل ہے۔ بدمزا یا بدشکل نہیں ہے میٹھی ہے۔ چھوٹے بچے اور نازک مزاج آدمی بھی خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ یہ پرہیز بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ قریباً بڑی بڑی مشکل اور پیچیدہ بیماریوں کا تریاق ہے۔ یہاں چند امراض کا نام لکھا جاتا ہے

برص یہ سفید داغ والا مرض ہے۔ اس کو پھلبہری اور سفید کوڑھ یا سفید داغ بھی کہتے ہیں۔ اس کے لئے خدا کے فضل و کرم سے معتبر علاج ہے۔ اگر ابھی شروع ہی ہوا ہے۔ تو انشاء اللہ تین ماہ دوا کھانے سے خود بخود غائب ہو جائیگا۔ اگر زیادہ ہے۔ اور اس پر مدت بھی گذر چکی ہے۔ تو چھ ماہ یا نو ماہ یا ایک سال تک دوا کھانی پڑتی ہے یعنی جس قدر بیماری جڑ میں پکڑ چکی ہے۔ اس قدر دوا زیادہ دیر کھانی پڑتی ہے۔ بہرحال ایک سال سے زیادہ نہیں کھانی پڑتی۔ اور تین ماہ سے کم مدت میں بھی فائدہ نہیں کرتی۔ قیمت ہر ماہ کی خوراک کے لئے تین روپے چھ ماہ کیلئے چھ روپے سال کیلئے بارہ روپے۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس کیجائیگی۔

جذام جس کو کوڑھ یا بڑا آزار بھی کہتے ہیں۔ اس مرض کی ابتدا میں تو یہ دوا کچھ اثر نہیں کرتی۔ مگر جب کسی قدر پرانا ہو جائے جسم پر پھوڑے یا ناسور ظاہر ہو جائیں۔ اعضا گلنے سڑنے شروع ہو جائیں اس وقت کے لئے اس دوا میں خداوند کریم نے اکسیری تاثیر ڈالدی ہے۔ اس مرض میں ایک سال سے کم مدت میں فائدہ نہیں ہوتا۔

پرانے جلدی امراض پھوڑے ناسور۔ خارش تر یا خشک داد (قوبا) ایرس جس کو چنبل بھی کہتے ہیں۔ وغیرہ کے لئے تین ماہ دوا استعمال کریں۔ قیمت تین روپے۔

بال سفید اگر ۲۵ برس عمر کے اندر اندر کسی بیماری کیوجہ سے بال سفید ہو جائیں۔ تو خدا کے فضل سے ایک سال تک استعمال کرنے سے سیاہ ہو جائیں گے۔

ملیریا بخار پرانے ملیریا کے بخار [illegible] تیسرے روز آنیوالا یا چوتھے روز [illegible] یعنی جس کو طب میں [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] [illegible] ہیں۔ بڑھ جاتے ہیں۔ بھوک کم ہو [illegible]

کافی ہو گی۔ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ارسال کیجائیگی۔

ہیضہ ہیضہ کی آخری حالت میں جبکہ جسم سرد ہو جاتا۔ مریض بے حال بیہوش اور نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔ اسوقت یہ دوا دینی چاہیئے پھر خدا کی قدرت دیکھیں کسطرح کام کرتی ہے جسم گرم ہو جاتا ہے۔ مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ دست وغیرہ عوارض بند ہو جاتے ہیں۔ مُردے میں جان پڑ جاتی ہے۔ نیز دہ اسہال جو پرانے ہو چکے ہیں۔ مریض کمزور ہو گیا ہو تین چار روز میں انشاء اللہ بند ہو جائینگے۔

نوٹ۔ مذکورہ بالا پرانے امراض میں جبکہ دوا دیر تک کھانی پڑے ہر ماہ دوا کے بعد جلاب استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو دوا کے ہمراہ ارسال کیا جاتا ہے۔

نیز اس دوا کے بہت فوائد ہیں جنکے بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

نوٹ تین روپے سے کم کی دوا نہیں ارسال کی جائے گی۔

دیگر ادویہ امیرا چینی اعلیٰ فی تولہ پانچ روپے۔ ست سلاجیت اعلیٰ اعلیٰ قسم فی چھٹانک ۲ روپے۔ فی سیر ۳۰ روپے۔ کستوری اصلی قیمت فی ماشہ [illegible] تین ماشہ [illegible] ۔ اس سے کم نہیں ارسال ہو گی۔ گل بنفشہ اعلیٰ قسم فی سیر [illegible] سفید فی سیر [illegible] ۔ سرخ [illegible] ۔ ایک ٹین سے کم نہیں بھیجا جائیگا۔ اور ریلوے کی معرفت پارسل ہو گا۔ زعفران کشمیری ۲ روپے سے [illegible] تک فی تولہ [illegible] شہد کی قیمت نصف پیشگی آنی چاہیئے۔

پتہ

حکیم مولوی نظام الدین مبلغ۔ شفاخانہ شفاء للناس جموں

شہید مرحوم کی علمی یادگار

حضرت صاحبزادہ عبد المجید صاحب مرحوم و مغفور اس دنیا میں علاوہ اپنی شاندار دینی خدمات کی یاد کے ایک علمی تصنیف بھی بطور یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ جس کا نام

تفسیر سورۂ اخلاص

ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس نہایت ہی پاکیزہ اور حقائق و معارف سے مالا مال تصنیف کو جلد سے جلد خرید کر پڑھیں۔ اور حظ وافر لیں۔ حجم ایک سو صفحہ۔ مگر قیمت برائے نام یعنی صرف چار آنے (۴ر)

ایک روپیہ سے کم کا وی۔ پی نہ منگوایا جائے۔ جو صرف ایک نسخہ منگوانا چاہیں۔ وہ پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجدیں۔

منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اشتہارات

ضرورت حافظ محمد عبد الرحیم صاحب [illegible] بٹالہ کو ایک ایسے حافظ کی ضرورت ہے۔ جوان کے بچہ کو قرآن کریم جس نے ستارہ سپارہ تک حفظ کئے ہیں۔ باقی مکمل کرائے۔ فی الحال روٹی کپڑہ اور رہائش کے وہ ذمہ دار ہوں گے۔ اور قرآن کریم ختم ہونے پر یک مشت خدمت کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تصحیح وصیت نمبر ۲۷۱۱

مکرمی میاں محمد یوسف صاحب تحصیلدار دفتر جائنٹ سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ جاگیر جات منتقلہ لاہور کی وصیت میں ان کے والد صاحب کا نام میاں جماعت اللہ صاحب کی بجائے عنایت اللہ نام غلط چھپا ہے۔

محمد منیر مدد سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دار الامان

تحفہ جات کشمیر جنت نظیر

پیارے ناظرین السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

دنیا میں اس وقت ایجنسیوں۔ دوکانوں۔ کوٹھیوں کی کمی نہیں ہے براہ کرم ایک دفعہ بطور آزمائش کے ذیل کی چیزوں میں سے کوئی چیز منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ناپسند آنے پر ایجنسی علانیہ واپس لینے کے لئے تیار ہے۔ فہرست ایجنسی مفت۔

کمبل نوایجاد ۱۹۲۶ء نہایت خوبصورت ۳ ۱/۲×۱ ۱/۲ اگر وزن ایک سیر پختہ معہ محصولڈاک [illegible] ۔ زعفران خالص نمبر ۲ [illegible] فی تولہ گل بنفشہ جنگی نمبر ۱ و ۲ [illegible] خالص فی سیر پختہ نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ [illegible] زیرہ سیاہ فی سیر پختہ [illegible] ۔ سلاجیت گلگتی فی تولہ ۸ر زعفران خالص درجہ اول فی تولہ [illegible] ۔ بہیدانہ خالص شیریں فی سیر پختہ [illegible] ۔ اجوائن خراسانی یعنی بذر البنج فی سیر پختہ [illegible] ممیرا چینی نمبر ۱ [illegible] نمبر ۲ [illegible] فی تولہ۔ جدوار خطائی خالص [illegible] ۸ر۔ [illegible] فی تولہ۔ چائے سبز اعلیٰ قسم فی سیر پختہ [illegible] ۔ مغز بادام شیریں [illegible] فی سیر پختہ۔ مغز بادام تلخ [illegible] فی سیر پختہ۔ مغز اخروٹ فی سیر پختہ ۸ر دنداسہ اخروٹ فی سیر پختہ ۸ر۔

مندرجہ بالا اشیاء بذریعہ وی۔ پی پارسل ارسال خدمت ہوں گی۔ محصول ڈاک علاوہ ہو گا۔ تاجران کے لئے خاص رعایت ہے۔ جو اشیا ناپسند ہوں۔ واپس کر سکتے ہیں۔

المشتہر

محمد نصر اللہ خان احمدی منیجر مسلم ہمدرد ایجنسی
باڑی پورہ کشمیر براستہ اننت ناگ کشمیر

اشتہار

15 مہینوں میں اوورسیر کلاس

کی اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے
آپ فوراً پرنسپل سندھ انجنیئرنگ کالج سکھر کو
مفت پراسپیکٹس کے لئے لکھیں۔

لاہوریہ حکیم رجسٹرڈ اکسیر خنازیر یعنی ہنجیرال سخت سے سخت اور پورانی سے پرانی خنازیر کو اس دوائی کے استعمال سے انشاء اللہ آرام ہو جاتا ہے۔ سینکڑوں مرتبہ تجربہ ہو چکی ہے۔ صرف چالیس یوم دوائی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ بعد میں تمام عمر کے لئے اس نامراد بیماری سے خلاصی مل جاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ جس میں ۸۰ گولیاں ہونگی صرف چار روپیہ نوٹ اگر خنازیر کی گلٹیاں بہتی ہوں۔ یا اس جگہ زخم ہوں تو ان کے لئے الگ دوائی مرہم روانہ کی جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ
حبس۔ یعنی ضعف جگر کی اکسیر گولیاں ۲۱ یوم کھانے سے سیر خون بڑھ جاتا ہے حبس کا نام ونشان نہیں رہتا حبس کے لئے از بس مفید ہیں۔ قیمت چار روپیہ۔ فہرست دوا خانہ مفت طلب کریں۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ روانہ کر دیں۔

المشتہر حکیم حاجی محمد رحیم بخش زبدۃ الحکماء [illegible]

ضرورت ہے

ایسے مڈل وانٹرنس پاس طلباء کی۔ جو ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں مفصل حالات دو آنہ (۲ر) کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں۔

المشتہر امپیریل ٹیلیگراف دہلی

چراغ الہ دین کیا ہے؟

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جس میں تجارت کے اصول جس سے اکثر مسلمان ناواقف ہیں امراض انسانی کے مجرب نسخہ جات کے علاوہ بالوں کو سیاہ کرنے کا خشک پوڈر کی شکل اور پانی کیفیت میں خضاب تیار کرنے منہ دیکھنے کا آئینہ بنانا۔ آئینہ یا شیشہ پر کھدائی کے ذریعہ نقش ونگار یا قطعات لکھنا صابون سازی بہت جلد نہایت عمدہ سرکہ تیار کرنا۔ سر کا تیل سفید لینا خوشبو کا غازہ بالوں کو گھنا اور لمبا بنانیکا مصالحہ۔ بالوں کے صفا کرنے کا خوشبودار بے ضرر پوڈر وغیرہ کے تیار کرنے کی نہایت آسان ترکیب درج ہیں۔ جن کے تیار کرنے پر صرف چند پیسے خرچ آتے ہیں۔ گھر میں استعمال کرنے یا فروخت کرنے پر خاصہ فائدہ دیتا ہے ہر شخص عہر روپیہ بیکار مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اس کی سچائی کے ثبوت میں غلط ثابت کرنے والے کو ایک سو روپیہ انعام کی تحریر ہمراہ ہوگی۔ محصولڈاک معاف منگوانے کا پتہ :۔ **منیجر کوہ قاف بکڈپو (M) ریلوے روڈ لاہور**

اشتہارات

مستورات کے لئے

ہماری ایجاد کردہ دوائی " اکسیر تسہیل ولادت " ایک نعمت الہی ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے بفضل خدا۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت جو زچہ کو درد وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بھی خدا کے فضل سے نہیں ہوتی قیمت اڑھائی روپیہ مع محصولڈاک۔

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

بیکار دوست

فوراً میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ اور گھر بیٹھے ہی کم از کم ایک سو روپیہ ماہوار آسانی سے کما سکنے کا ڈھنگ سیکھ لیں۔ بیکاروں کے سوا ملازمت پیشہ اور تاجر پیشہ دوست بھی ضرور فائدہ اٹھائیں جواب کے لئے ۲ر کے ٹکٹ بھیجنے ضروری ہیں۔

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے۔ جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے۔ یعنی برلب سڑک کلاں ہر ۔ فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر للعہ روپیہ فی مرلہ ہے ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال لینے والے کو چار طرف راستہ ہوگا۔ اور جہت بیت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط وکتابت فرمائیں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— امرتسر ۱۴۔ اپریل۔ پنجاب پولیٹیکل کانفرنس کے اجلاس امرتسر میں جو قرارداد بڑی بحث و تمحیص کے بعد منظور ہوئی۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

"یہ کانفرنس انڈین نیشنل کانگرس سے سفارش کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے دستور وآئین کی دفعہ کو بہ صورت ذیل تبدیل کردے :۔

انڈین نیشنل کانگرس کا مقصد و مدعا یہ ہے۔ کہ باشندگان ہند تمام ممکن ذرائع سے ایسی مکمل آزادی حاصل کریں جو قلمرو برطانیہ کے باہر ہو"

سردار منگل سنگھ۔ ڈاکٹر کچلو۔ امر سنگھ جھبال۔ ہنس راج اور لالہ دنی چند انبالوی نے اس قرارداد کی مخالفت کی اور کہا کہ اس سے کانگرس دو جماعتوں میں منقسم ہو جائے گی۔ اور مشکلات پیدا ہونگی۔ ڈاکٹر ستیہ پال مولوی ظفر علی اور چند اور اصحاب نے اس قرارداد کی حمایت کی۔ اور کہا۔ کہ جب حکومت اس قدر ظلم و تشدد کرتی ہے۔ تو کیوں ہم پرامن رہ کر اس تشدد کو برداشت کریں۔ قرارداد ۹۴ آراء کے مقابلہ میں ۹۴ سے منظور ہوئی ۔

—— شملہ ۱۴۔ اپریل۔ یہاں پر لنڈن کے اصل بحری پیغام کے متعلق تحقیقات کی گئی۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ افغانستان میں داخلی شورش رونما ہو رہی ہے۔ لیکن ہر جگہ پر استعجاب و تحیر کا اظہار کیا گیا۔ اس افواہ کی بنیاد کا مطلقاً پتہ نہیں چلتا۔ بلکہ برعکس اس کے سرحد کے تمام نقاط کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ افغانستان میں غیرمعمولی سکون پایا جاتا ہے۔ لوگ یہ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔ کہ ہر جگہ ان کے بادشاہ اور ملکہ کا خوب خوب استقبال ہوا

—— مسوری ۱۶۔ اپریل۔ ایک رقص خانہ میں آگ لگ جانے کی وجہ سے۔ ۴ آدمی ہلاک اور بہت سے آدمی زخمی ہوگئے۔ اس آتشزدگی کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس رقص خانہ کی نشر گاہ میں جو موٹر خانہ تھا۔ اس میں پیٹرول کی ٹنکی کو آگ لگ گئی تھی کئی عمارتیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ رقص خانہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ اور بہت سے ناچنے والے سڑکوں پر جا گرے ۔

—— بمبئی ۱۶۔ اپریل۔ شہزادہ رحمت اللہ جان ولیعہد افغانستان اپنی ہمشیرہ سمیت آج یہاں تشریف لائے۔ تو قنصل عمومی افغانستان اور بمبئی کے ایڈی کانگ نے آپ کا استقبال کیا۔ بمبئی سے وہ بہت جلد تشریف لے جائینگے ۔

—— چنیوٹ کے مسلمانوں نے نہر زبیدہ کی مرمت اور صفائی کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔ جو اس سال حج کے موقعہ پر سلطان ابن سعود کی خدمت میں پیش کیا جائے گا ۔

—— لاہور ۱۴ اپریل۔ مختلف محکمہ جات کے افسران اعلیٰ اور سول سکرٹریٹ کے وہ صیغے جو گورنر باجلاس کونسل کے ہمراہ شملہ جاتے ہیں۔ وہ ۱۲ مئی ۱۹۲۸ء کو بروز شنبہ بعداز دوپہر لاہور میں بند ہو جائیں گے۔ اور پانچ دن بعد یعنی ۱۷ مئی کو شملہ میں کھلیں گے۔

—— ناسک ۱۴۔ اپریل۔ سر پی۔ این مترا نے کرنسی نوٹوں کے مطبع کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کہ ہندوستان کی صنعت کی ترقی کے سلسلہ میں ایک زبردست کامیابی ہے ۔

—— لاہور ۱۵ اپریل پچھلے دنوں میونسپل کمیٹی منٹگمری نے اپنے بائی لاز کے مطابق کچھ پھل بیچنے والوں کے خلاف مخصوص جگہوں کے علاوہ دوسری جگہوں پر پھل فروخت کرنے کے جرم میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ سیشن جج منٹگمری نے مقدمہ ہذا کے بارے میں ہائیکورٹ کا رولنگ طلب کیا تھا۔ جس پر چیف جسٹس صاحب نے پھل فروشوں کو بری کر دیا ہے۔ کہ میونسپل ایکٹ کی دفعہ کا جزو منسوخ ہو چکا ہے۔ اور بر الفنٹ میونسپل کمیٹی کو یہ اختیار نہیں دیتا۔ کہ وہ ایسے قواعد بنائے۔ جن کی رو سے وہ پھلوں کے نیلام کے لئے کوئی جگہ مخصوص کر سکے اور باقی جگہوں پر پھلوں کا نیلام کرنا بند کرے ۔

—— بمبئی ۱۷۔ اپریل۔ ہوائی جہازوں سے تجارت کا کام کرنے کے لئے بمبئی میں ایسٹرن ایروے لمیٹڈ کے نام سے ایک کمپنی ۵۰ لاکھ روپے کے سرمایہ سے تیار کی گئی ہے۔ اب ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ہوائی جہازوں کی مدد سے تجارت ہوا کرے گی ۔

—— شملہ ۱۷۔ اپریل۔ یہ سُنا گیا ہے۔ کہ آرمی ہیڈ کوارٹرز کے عملہ میں تخفیف ہونے والی ہے۔ کیونکہ بہت سے کلرک ایسے ہیں کہ جو جنگ کے دنوں میں بھرتی کئے گئے تھے۔ ان میں سے یورپین کلرک تو محکمہ کے لئے بوجھ ہیں ۔

—— بمبئی ۱۰۔ مارچ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے ۲۰ سے زائد والیان ریاست اپنے قانونی مشیروں کی معیت میں یہاں پہنچ چکے ہیں۔ والیان ریاست اور ان کے قانونی مشیروں کے مابین غیر رسمی کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل شام کو بٹلر کمیٹی کے یہاں پہنچنے پر والیان ریاست اور ان کے قانونی مشیروں کے مابین ایک آخری کانفرنس منعقد ہو گی۔

—— سری نگر ۱۷۔ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر عنقریب یورپ جانے والے ہیں۔ آپ کی غیر حاضری میں ریاست کا کام ایک کمیٹی کے سپرد ہوگا۔ جس کے ارکان جنرل جنک سنگھ۔ سر دیانین۔ بنرجی اور مسٹر و یکفیلڈ مقرر ہوئے ہیں۔

—— مدراس ۱۷۔ اپریل۔ مس ارنڈل احاطہ مدراس کی پہلی خاتون ہیں۔ جنہوں نے وکالت کی سند حاصل کی۔ آج وہ پہلی مرتبہ عدالت میں پیش ہوئیں ۔

ممالک غیر کی خبریں

—— بیت المقدس ۱۵۔ اپریل۔ عرب کے سیاسی راہنما مسلمانوں کو عیسائیوں کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لئے عیسائی مبلغوں کی کانفرنس کو آلہ کار بنا رہے ہیں۔ اخبارات نے یہ الزام عائد کئے ہیں کہ حکومت نے اس کانفرنس کی اعانت وحمایت اس غرض سے کی ہے۔ کہ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا جائے۔ مسلمانان غازہ کو اس کانفرنس کے خلاف مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں ایک وفد بھیجا جس کے متعلق یہ غلط افواہ مشہور ہو گئی۔ کہ اس کے ارکان گرفتار کر لئے گئے اس پر چار صد مسلمانوں نے پولیس کے تھانہ پر حملہ کر دیا۔ تھانہ میں گولی بارود موجود تھی۔ چنانچہ پولیس نے گولی چلائی جس کی وجہ سے دو مسلمان زخمی ہوئے۔ ازاں بعد حیفہ سے کمک پہنچ گئی جس نے ہجوم کو منتشر کر دیا

—— طہران ۱۵۔ اپریل۔ ہندوستانی ڈاک کے جہازوں کی آمد کے لحاظ سے ایک ہفتہ وار ہوائی سروس جاری کی گئی ہے۔ جو براہ اصفہان وتبراہ طہران سے بوشہر تک جائے گی۔ اس ہوائی سفر پر تقریباً ۹ گھنٹے صرف ہونگے۔ طہران سے پہلی ہوائی ڈاک ۲۰۔ اپریل کو روانہ ہو گی۔

—— کوپن ہیگن ۱۵۔ اپریل ڈنمارک کے ایک پانزدہ سالہ لڑکے نے ۴۴ دن میں دنیا کا سفر کیا۔ وہ ۲ مارچ کو کوپن ہیگن سے روانہ ہوا اور کل شام کو واپس آگیا۔ جہاں اس کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ۔

—— لنڈن ۱۴۔ اپریل۔ سر جان سائمن اور ان کے رفقا لنڈن پہونچ گئے۔ وکٹوریہ اسٹیشن پر نائب وزیر ہند اور دیگر اعلیٰ عہدیداران حکومت اور ان کے نائبین پیشوائی کے لئے موجود تھے مسٹر ہارٹ شارن جو ہندوستان میں علیل ہو گئے تھے اب بالکل اچھے ہیں ۔

—— لنڈن ۱۵۔ اپریل انگلش مین کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ شاہ زواد کی سابقہ بیوی ملکہ جو لیکار کو قسطنطنیہ میں ایک ترکی عورت پر حملہ کرنے کے الزام میں ۵ پونڈ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

—— ر گمبی ۱۶۔ اپریل تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہابیوں کی مفلوک فوج کے سپاہی جو سرحد عراق پر پڑے ہوئے تھے اپنے اپنے قبائل کی گرمائی چراگاہوں میں واپس چلے گئے ہیں۔ سلطان ابن سعود اور سر گلبرٹ کلیٹن کے درمیان گفت و شنید کا جو انتظام کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے صورت حالات عام طور پر پرسکون ہو گئی ہے

—— لنڈن ۱۶۔ اپریل۔ جونیتھن کیپ ناشرین "مادر ہند" ایک اور کتاب شائع کر رہے ہیں۔ جس کا نام دختران ہند ہے۔ یہ کتاب بھی ایک امریکن خاتون مس مارگرٹ ولسن کی مصنفہ ہے۔ جو ایک عیسائی مبلغہ ہے اور جو کچھ عرصہ ہندوستان میں رہ چکی ہے ۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا فرمودہ درس قرآن شریف

سورہ نوح بقیہ رکوع اوّل

(۴- اپریل سنہ ۱۹۲۸ء)

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں نے اپنی قوم کو ہر رنگ میں تبلیغ کر دی۔ اور ہر طرح انہیں سمجھا دیا۔ اور پھر ان کو یہ بھی بتا دیا۔ کہ خواہ تم کسی قسم کی غلطیاں کر چکے ہو۔ اور کتنے ہی گندوں میں مبتلا ہو چکے ہو۔ پھر بھی تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی بخشش کا دروازہ کھلا ہے ؎

بسا اوقات انسان اس خیال کے ماتحت کہ اس نے بہت جرم کر لئے۔ بہت شرارتوں میں بڑھ گیا۔ آئندہ شرارت کرنے سے باز نہیں آتا۔ وہ خیال کرتا ہے۔ اب میری توبہ تو قبول نہیں ہو سکتی۔ میں نے اس قدر اللہ کی ناراضگی کے سامان جمع کر لئے ہیں۔ اور میں اس قدر اس سے دُور ہو چکا ہوں۔ کہ اب اس کے سامنے توبہ کے لئے جھکنا بے فائدہ ہے۔ وہ مجھے سزا دئے بغیر چھوڑے گا نہیں۔ اس وجہ سے وہ توبہ نہیں کرتا۔ اور گمراہی میں بڑھتا جاتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کہتے ہیں میں نے یہ خیال بھی ان کے دلوں سے دُور کرنے کی کوشش کی۔ اور انہیں بتایا۔ کہ بے شک تم نے خدا کی بڑی نافرمانیاں کی ہیں۔ اور تم شرارت میں بہت بڑھ گئے ہو مگر پھر بھی توبہ کا دروازہ تمہارے لئے بند نہیں ہوا۔ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا۔ تمہارے گناہ اس کی بخشش کے مقابلہ میں کوئی ہستی ہی نہیں رکھتے۔ نہ صرف تمہارے یہ سب گناہ بخشے جائیں گے۔ بلکہ تم خدا کے فضلوں کے وارث بن جاؤ گے ؎

حضرت نوح علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان سے کہا :- يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ۔ تم کو نہ صرف آزادی ملے گی۔ نہ صرف ذمہ واریاں ملیں گی۔ اور نہ صرف بادشاہتیں ملیں گی۔ بلکہ اس سے بھی بالا رُتبے ملیں گے۔ تم دنیا کی بادشاہت چاہتے ہو۔ مگر اس کے انعامات کے مقابلہ میں یہ چیز کیا ہے۔ یہ بھی تم کو ملے گی۔ تم کو اموال۔ اولاد اور جتھے ملیں گے۔ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ تم بڑے زمیندار ہو گے۔ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا۔ تم ملکوں کے بادشاہ ہو گے۔ اس سے بڑھکر اور بھی چیزیں تم کو ملیں گی۔ پھر مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ خدا کی عظمت کی طرف نگاہ نہیں رکھتے۔ یعنی خدا کی طرف سے تمہارے لئے جو عظیم الشان وعدے ہیں۔ ان کے پورے ہونے کی امید نہیں رکھتے خدا کے متعلق عظمت کی امید نہیں رکھتے۔ یعنی یہ امید نہیں رکھتے۔ کہ تم کو خدا عظمت بخشے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ خدا کے لئے عظمت کی امید نہیں رکھتے۔

فرمایا :- تم اچھی طرح سمجھ لو۔ کہ خدا تم کو بڑے بڑے مدارج دے گا۔ اور تم کو عقل دے گا۔ وقار کے معنے عقل کے بھی ہیں۔ ایسا تدبر جس سے انسان بے جا جوش سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس تم نہ صرف دُنیا کے بادشاہ بنائے جاؤ گے۔ بلکہ عقل اور روحانیت کے بھی بادشاہ ہو جاؤ گے ؎

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور خدا نے تم کو مختلف حالتوں سے پیدا کیا،

فرمایا :- تم اپنی موجودہ حالت کو دیکھو۔ خواہ اس وقت تم اپنے آپ کو کتنا ہی گندہ تصوّر کرو۔ خدا تمہارے اس گند کو بھی دور کر کے تمہیں پاک و صاف بنا سکتا ہے۔ کیا انسان ایسا ہی صاف و ستھرا پیدا ہوا تھا۔ جیسا کہ اب نظر آتا ہے۔ کوئی ایسا زمانہ اس پر آیا۔ کہ وہ ننگا پھرتا تھا۔ پھر اس پر کوئی ایسا زمانہ بھی آیا کہ آلائشوں میں لتھڑا ہوا ماں کے پیٹ میں پڑا تھا کبھی اس پر ایسا زمانہ آیا۔ کہ اس کا لگ جانا نجس سمجھا جاتا تھا۔ اور لوگ اسے دھو ڈالتے۔ پھر انسان تو اس سے بھی ادنیٰ حالت میں تھا۔ جبکہ وہ ابھی انسانی خوراک میں تھا۔ پھر اس سے بھی ادنیٰ حالت میں تھا۔ جب نباتاتی شکل میں تھا ؎

حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ دیکھو خدا نے کیسی حالتوں سے تم کو بڑھایا اور تم کہاں تک ترقی کی۔ پھر کیوں اس سے مایوس ہوتے اور کیوں کہتے ہو۔ کہ ہم ایسے گندے ہو گئے ہیں۔ کہ اب ہماری اصلاح نہیں ہو سکتی ؎

دیکھو نبی لوگوں میں خدا تعالےٰ کے متعلق کتنا یقین اور کیسا وثوق پیدا کرتا ہے انسان کو سب سے زیادہ اعتماد اپنی ذات پر ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنی ذات کے متعلق بھی مایوس ہو جاتا ہے۔ اپنے نفس کی گندگی کو دیکھ کر سمجھتا ہے۔ کہ اب بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ اس وقت وہی انسان جس کی تباہی کے پیچھے وہ پڑا ہوا تھا۔ جسے ذلیل اور رسوا کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔ جس سے بڑھکر اپنا دشمن کسی کو قرار نہ دیتا تھا۔ وہی اسے تسلی دیتا اور کہتا ہے۔ گھبراتے کیوں ہو۔ اور کیوں مایوس ہوتے ہو۔ تمہاری ترقی کے بڑے رستے کھلے ہیں ؎

دشمن سے ہمدردی اور اسکی خیر خواہی کی اس سے بڑھ کر مثال اور کوئی نہیں ہو سکتی جو نبی پیش کرتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ دُنیا میں یہ ہوتا ہے۔ کہ جب دشمن زخمی ہو جاتے۔ تو اس کی مرہم پٹی کر دی جاتی ہے۔ مگر نبی جو ہمدردی اپنے دشمنوں سے کرتا ہے۔ وہ بے نظیر ہوتی ہے۔ وہ اس وقت جبکہ اس کے دشمنوں کے جی چھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آگے تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں دیکھتے۔ اور جب وہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اب ہمارے مٹنے میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا۔ اس وقت نبی انہیں تسلی دیتا اور کہتا ہے۔ بے شک تمہاری حالت گندی ہے۔ تم نے بہت نافرمانیاں کی ہیں۔ مگر پھر بھی خدا کے فضل کے دروازے بند نہیں ہو گئے۔ بلکہ کھلے ہیں۔ اُٹھو اور ان فضلوں کو حاصل کرلو ؎

قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا میں ایک بہت بڑا اصل بیان کیا گیا ہے۔ جسے آجکل بعض غلطیوں پر مشتمل کر کے ایوولیوشن تھیوری کے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی نشو ارتقا قرار دیا جاتا ہے ؎

یورپین لوگوں کا خیال ہے۔ کہ انسان پہلے حیوان تھا۔ یعنی پہلے بندر تھا۔ پھر ترقی کر کے انسان بنا۔ قرآن کہتا ہے :- قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۔ مختلف صورتوں سے بدلتے بدلتے انسان کو اس حالت میں لایا گیا ہے۔ اس بات پر قرآن کریم نے بہت زور دیا ہے بار بار اس کا ذکر کیا ہے۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ ایوولیوشن تھیوری کے ذریعہ ہی اگر زمانہ میں ساری ترقی ہوئی ہے۔ قرآن کریم [illegible] ہے۔ ارتقا [illegible]
اور کئی کئی صورتوں میں کوتا [illegible] اور [illegible] تھیوری [illegible]
اور وہ یہ کہ اس [illegible]
گذرتے اد [illegible]

گذر کر انسان اس شکل میں آیا ہے۔ وہ اتفاقی نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کو مدنظر تھے۔ اور ان سے گذار کر ہی انسان بنانا اسے منظور تھا۔ پس خدا نے انسان کو کامل بنانے کے لئے مسئلہ ارتقا جاری کیا۔ گویا اس تھیوری کو ماننے والے تو کہتے ہیں۔ کہ انسان اتفاقی نتیجہ ہے حیات کے ذرّوں کا۔ مگر قرآن کریم کے نزدیک حیات کا ذرہ اس لئے پیدا کیا گیا۔ کہ انسان کامل پیدا کیا جائے۔ یا یوں سمجھو۔ کہ ان کے نزدیک تو یہ ہے۔ کہ کچھ اینٹیں اتفاقی طور پر گری پڑی ہیں۔ جن میں سے چند کی شکل دیوار کی بن گئی۔ اور چند کی چھت کی اور اس طرح مکان بن گیا۔ لیکن قرآن کریم کے نزدیک پہلے مکان کا نقشہ بنایا گیا۔ اور پھر اس نقشہ کو مدنظر رکھ کر مصالحہ جمع کیا گیا۔ اور مکان تعمیر کیا گیا۔ یہی درست بھی ہے۔ اور عقل بھی اسے ہی صحیح تسلیم کرتی ہے۔ جو قرآن کریم کہتا ہے۔ انسان کی پیدائش کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں ہے۔ اگر یہ اتفاق تھا تو وہ نشو ونما جس نے مچھلی سے کوئی اور جانور اور پھر اس سے بندر اور بندر سے انسان بنا دیا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ انسان بننے کے بعد اس نے اپنا کام بند کر دیا اور کیوں اب بندروں سے انسان نہیں بنتے یا پھر انسان سے آگے کوئی اور مخلوق نہیں بن جاتی ؎

اگر اسی بات کو مان لیا جائے۔ کہ انسان اس طرح کے نشو ونما کا نتیجہ ہے۔ یعنی کئی جانوروں سے ترقی کرتے کرتے بنا ہے۔ تو بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ خدا کو ان تغیرات سے انسان کا بنانا مدنظر تھا۔ ورنہ اگر انسان اتفاقی طور پر بن گیا۔ اور خدا تعالیٰ کو خاص اس کا بنانا مدنظر نہ تھا۔ تو پھر چاہیئے تھا۔ کہ انسان سے آگے یہ سلسلہ ترقی کرتا۔ اور اس سے کچھ اور بن جاتا ؎

اس تھیوری اور قرآن کریم کے بیان کردہ مسئلہ ارتقا میں اور بھی اختلاف ہیں۔ مگر یہ سب سے بڑا اختلاف ہے کہ اس تھیوری والے کہتے ہیں۔ انسان اتفاقی ترقی کا نتیجہ ہے۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے۔ انسان کو بنانا خدا تعالےٰ کے مدنظر تھا۔ اس نے اسے کمال تک پہنچانے کے لئے تغیرات رکھے ؎

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ

پھر اسے دیکھو۔ کس طرح خدا نے سات آسمانوں کو پیدا کیا ہے طبا قًا۔ ایک دوسرے کے مطابق۔ ایک ہی اور ایک قانون سب میں جاری ہے۔ کوئی قانون دوسرے کی مخالفت نہیں کرتا۔ منفی اور مثبت قانون ایک دوسرے کے مددگار ہو کر دنیا کی ترقی میں لگے ہوئے ہیں ؎

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۟

اور ان میں ہم نے چاند کو پیدا کیا چمکتا ہوا اور سورج کو بنایا روشن ؎

پھر کیا تم سمجھ نہیں سکتے کہ وہ اللہ جس نے تمہاری حیات کے لئے یہ سامان بنائے ہیں۔ اس نے روحانی حیات کے سامان بھی بنائے ہیں ؎

وَاللّٰهُ [illegible] تَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ

اور اللہ نے ہی تم کو زمین سے اگایا ہے ؎

[illegible] ادنیٰ حالت میں ہوتا ہے۔ پھر اور [illegible] بندر بنا۔ اور پھر انسان [illegible] پہلے ہی انسان بنا۔ [illegible] سے ہو کر ؎

عجیب بات ہے۔ کہ مسلمان قرآن کریم میں اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا پڑھتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ روح انسانی جسم میں کہیں باہر سے لا کر ڈال دی جاتی ہے۔ یہاں روح کو ہی مخاطب کیا جا رہا ہے۔ اب اگر روح اس دنیا کے سامانوں میں سے ہی پیدا نہیں ہوتی۔ تو انبتکم من الارض درست نہیں ہو سکتا۔ صحیح بات یہی ہے۔ کہ روح بھی اسی دنیا کے سامانوں میں سے پیدا ہوتی ہے ؎

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۟

پھر اسی کی طرف لوٹا کر لے جائیگا اور پھر نکالے گا۔

جب انسان پر موت کی حالت آتی ہے۔ تو اس کے بہت سے حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ پھر ادنیٰ حالت کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور پھر خدا کے فضل سے نشو ونما پاتا ہے ؎

حدیثوں میں آتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے بھی ثابت ہے۔ کہ موت کے بعد ایک عرصہ انسان پر ایسا آتا ہے۔ جب کہ اس کے حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ یہ عرصہ کسی کے لئے تین دن کا ہوتا ہے۔ کسی کے لئے سات دن کا۔ یہ مختلف زمانہ ہوتا ہے۔ اس وقت انسان کی حالت وہی پہلی ہو جاتی ہے ؎

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۟ؑ

پھر خدا نے زمین کو بچھونے کے طور پر بچھایا ہے تاکہ تم فائدہ اٹھاؤ۔ اور کھلے رستے رکھے ہیں۔ تاکہ تم ترقی کرو ؎

جس نے یہ سامان پیدا کئے ہیں۔ اور جس نے انسان کو ادنیٰ حالت سے اٹھا کر انسان کامل بنا دیا ہے۔ کیا تمہیں اس سے مایوس ہو جانا چاہیئے۔ یاد رکھو۔ خدا کے فضل کے دروازے کھلے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا کر تمہیں بہتر سے بہتر ترقی حاصل کرنی چاہیئے ؎

سورہ نوح رکوع دوم

۵ر اپریل ۱۹۲۸ء

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۟ۚ

حضرت نوح علیہ السلام نے جب تبلیغ کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور ان کی قوم نے ان کی باتوں کو تسلیم نہ کیا اور وہ روز بروز مخالفت اور شرارت میں بڑھتی گئی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت نوح علیہ السلام کو ایک بددعا کا حکم ملا۔ میں یہ اس لئے کہتا ہوں۔ کہ انہیں خدا کی طرف سے اس بددعا کا حکم ملا۔ کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق سے جن سے زیادہ نمایاں اور واضح حالات اور کسی نبی کے نہیں پائے جاتے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء بغیر اللہ تعالیٰ کے اذن کے بددعائیں نہیں کیا کرتے۔ اور اگر مخالفین کی حد سے بڑھی ہوئی ایذا رسانی سے متاثر ہو کر اپنی نفسانیت اور بشری تقاضا سے کوئی بددعا کریں۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف

سے روک دیا جاتا ہے۔ مگر یہاں خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا کو اپنے کلام میں داخل کیا ہے۔ اور جن باتوں کو خدا تعالیٰ اپنے کلام میں داخل کر لے۔ اور ان کا انکار نہ کرے۔ ان کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ انہیں درست تسلیم کرتا ہے۔ اس سے استدلال ہوتا ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بددعائیں خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کے منشاء سے کی گئیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو اول تو حضرت نوح علیہ السلام یہ کرتے ہی نہ۔ اور اگر وقتی جوش سے ایسا کرتے بھی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے روک دیئے جاتے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ انسانی حالات کے ماتحت نبی ایک امر کے متعلق یہ اندازہ اور قیاس کرے۔ کہ خدا تعالےٰ کا منشاء یہی ہوگا۔ اس لئے بددعا کرے۔ کہ ایسا ہو جائے لیکن اگر وہ بات خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت نہیں ہوتی۔ تو اس سے روک دیا جاتا ہے ؞

غرض انبیاء کی ساری کی ساری بددعائیں خدا تعالےٰ کے حکم اور منشاء کے ماتحت ہوتی ہیں۔ ہاں دعائیں نبی اپنی طرف سے بھی کرتا ہے۔ ایک تو اس قسم کی دعائیں ہوتی ہیں کہ اگر فلاں قوم ہدایت نہیں پائیگی۔ تو اسے ہلاک کر دیا جائے۔ تا کہ دوسروں کے لئے ہدایت سے محروم رہنے کا باعث نہ بنے۔ یہ بددعا نہیں۔ اسی طرح یہ بددعا نہیں۔ کہ زید سمجھانے پر شرارت سے باز نہیں آتا۔ اور ہدایت نہیں پاتا اسے تباہ کر دیا جائے یہ شرطی بات ہے۔ بددعا یہ ہے۔ کہ فلاں قوم کو ضرور تباہ و ہلاک کر دیا جائے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے کہا۔ رَبِّ اِنَّھُمْ عَصَوْنِیْ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کی فطرت کیسی لطیف اور پاکیزہ ہوتی ہے۔ یہ طبعی گواہی ہے حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی پاکیزگی کے متعلق جو بے ساختہ ان کے منہ سے نکلی ہے اور اپنے متعلق ایسی گواہی بہت بڑا درجہ رکھتی ہے۔ انھوں نے اپنی ذات کی پاکیزگی کے متعلق اسی خیال کا اظہار ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت کیا تھا۔ جب آپ ورقہ بن نوفل کے پاس لیجائے گئے تھے۔ جب ورقہ بن نوفل نے آپ سے کہا میں اس وقت نہیں ہوں گا۔ جب آپ روحانیت کے عظیم الشان درجہ پر ہوں گے۔ یعنی نبی ہونگے اور آپ کو آپ کی قوم وطن سے نکال دیگی تو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا مجھے میری قوم نکال دیگی۔ یعنے میرے جیسا قوم کا خیرخواہ جو ہر وقت اس کی بہتری کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اسے نکال دیگی ؞

یہ اپنے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ بے ساختہ گواہی تھی۔ جس سے آپؐ کی طہارت اور پاکیزگی کا ثبوت ملتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپؐ کے نفس کے باریک سے باریک گوشوں میں بھی دوسروں کی محبت اور ہمدردی بھری ہوئی تھی۔ اور آپ خیال ہی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ جب میں سراسر ان کی ہمدردی اور محبت میں کوشاں رہتا ہوں تو وہ مجھے نکال کیوں دینگے ؞

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنے متعلق یہاں یہی رنگ اختیار کیا ہے کہتے ہیں :- رَبِّ اِنَّھُمْ عَصَوْنِیْ۔ اے میرے رب میری قوم کے لوگوں نے میری نافرمانی کی ؞

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حضور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ چونکہ میں بہت بڑا انسان ہوں۔ اور میری ان لوگوں نے نافرمانی کی ہے۔ اس لئے یہ قابل سزا ہیں۔ کیونکہ انبیاء خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی کوئی ہستی نہیں سمجھتے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں جو ہر وقت ان کی خیرخواہی میں لگا ہوا ہوں۔ اور ان سے ہمدردی رکھتا ہوں۔ اور ان کی بھلائی چاہتا ہوں۔ انہیں کامیابی کا رستہ بتاتا ہوں میرا انھوں نے انکار کیا ہے ؞

آگے فرمایا :- میری انھوں نے نافرمانی کر کے پھر کس کی اطاعت کی ہے۔ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا۔ اس کی اطاعت کی۔ جس کے مال اور اولاد نے اس کو کچھ فائدہ نہ دیا ؞

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ عصونی کہہ کر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی بڑائی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ قوم سے اپنی ہمدردی و خیرخواہی اور محبت کا ذکر کیا ہے اور کہتے ہیں۔ میں جو ان کا ہمدرد اور خیرخواہ ہوں۔ میرا تو انکار کر دیا۔ مگر ان کی باتیں مان لیں۔ جن کے مال اور اولاد نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا۔ اور جو گھاٹے کی طرف جا رہے ہیں ؞

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًاۚ

پھر میرا انکار بھی معمولی نہیں کیا اور میرا مقابلہ معمولی طور پر نہیں کیا۔ بلکہ میرے خلاف بڑی بڑی تدبیریں کیں۔ جو بڑی سے بڑی تدبیر میرے خلاف ان سے ہو سکتی تھی۔ وہ انھوں نے کی ؞

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًاۚ

پھر نبی کی فطرت کے مقابلہ میں یہ بھی بہت بڑی بات ہے کہ وہ کہے۔ آئندہ بھی اسی طرح ہوگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کس طرح خدا تعالیٰ کی باتیں بدل جاتی ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے جو پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق وہ تو کہتا ہے :- اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبِّیْ۔ کہ جو خدا چاہے۔ وہی ہوتا ہے۔ مگر انبیاء کے مخالف کہتے ہیں۔ چاہے کچھ بھی ہو۔ ہم نہیں مان سکتے۔ یہی بات حضرت نوح علیہ السلام کے مقابلہ میں انھوں نے کہی۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو۔ وہ معبود ودّ۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق اور نسر ہیں ؞

یہ مختلف بت ہیں۔ جن کے نام بعض ستاروں کی وجہ سے یا اور وجوہات سے رکھے گئے تھے۔ ان کے متعلق کہتے ہیں۔ ان پر ضرور قائم رہو ؞

یہ تو ان کا حق تھا۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام سے کہتے۔ تمہاری باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ اس لئے ہم نہیں مانتے۔ مگر ان کا یہ کہنا کہ چاہے ہماری سمجھ میں تمہاری کوئی بات آئے یا نہ آئے۔ ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ یہ کسی طرح ان کا حق نہیں ہو سکتا تھا ؞

یورپین معترضین کی طرف سے اس آیت پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بُت جن کے نام لئے گئے ہیں۔ یہ تو مکہ کے بت تھے۔ ان کو نوح کی قوم کی طرف یونہی منسوب کر دیا گیا ہے۔ مگر یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ محمود غزنوی نے سومنات کا فلاں بت توڑا تھا۔ تو اسے کہا جائے۔ اس نے کیونکر توڑا تھا۔ اس نام کا بت تو اب فلاں جگہ موجود ہے۔ جب یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ ان بتوں کے نام ایسے ہیں۔ جو ستاروں کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ اور بہت پرانے نام ہیں تو پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ [illegible] کے زمانہ [illegible] بُت نہ تھے۔ کیا حضرت نوح علیہ [illegible] ناموں پر ان بتوں کے نام [illegible] کے ناموں پر ہو [illegible] ہوئے۔ تو [illegible]

کے زمانہ سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ اس لئے یہ اعتراض بھی لغو ہے ٭

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ

حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں۔ اس طرح انھوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا ہے ٭

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝

یہ تو کہتے ہیں۔ خواہ کچھ ہو ہم مقابلہ کرینگے۔ اور جیت جائینگے کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر خدایا تو ان ظالموں کو کبھی کامیابی کا رستہ نہ دکھائیو ٭

یہاں ضلال سے مراد گمراہی نہیں ہے۔ اگر گمراہی مراد ہوتی۔ تو یہ کیوں کہتے۔ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا۔ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۔ کہ تم خدا تعالیٰ کی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ خواہ تم کتنے ہی شرارت میں بڑھ گئے ہو تمہارے لئے امید کا رستہ کھلا ہے۔ پھر لِتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا۔ کی تمثیل سے ان کو بتایا ہے۔ کہ تمہارے لئے رستے کھلے ہیں۔ پس جب ادھر تو انہیں یہ کہتے ہیں۔ آؤ ہدایت پاؤ۔ تمہارے لئے ہدایت پانے کا موقعہ ہے۔ اور ادھر یہ کہتے ہیں۔ کہ خدایا یہ گمراہ ہو جائیں۔ اس بات کو کون عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ ضلالت سے ان کی مراد یہ ہے۔ کہ جو راہیں میری تباہی کے لئے یہ لوگ تیار کرتے ہیں۔ ان میں یہ رستہ نہ پائیں۔ نہ یہ کہ خدا کی طرف رستہ نہ پائیں ٭

مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ

وہ تو یہ تدبیریں کرتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو غرق کر دیں۔ مگر خود غرق ہو گئے۔ اور چونکہ وہ گمراہی کی حالت میں مر گئے اس لئے آگ میں داخل کئے گئے۔ یہ نہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بد دعا کی وجہ سے وہ تباہ کئے گئے۔ بلکہ یہ کہ ان کی خطاؤں کی وجہ سے ان کو ہلاک کیا گیا ٭

یاد رکھو! نبی کبھی کسی کے لئے یہ دعا نہیں کرتا۔ کہ فلاں کو ہدایت نصیب نہ ہو۔ نبی خدا تعالےٰ کے منشاء اور اس کے حکم سے کسی کی ہلاکت کی دعا کر سکتا ہے۔ مگر ہدایت سے محرومی کی نہیں کرتا ٭

فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝

پس اللہ کے سوا کوئی ان کا مددگار نہ ہوا ٭

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا [illegible] وَلَا [illegible] لِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا

ان آیتوں کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک تباہی کے معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ نبی خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت یہ دعا کرتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ کسی قوم کی ہلاکت کا فیصلہ کر دے تو اس کے لئے نبی سے بد دعا کرواتا ہے۔ تاکہ اس طرح اس کی صفات غضبیہ جوش میں [illegible] پر غالب ہوتی ہیں۔ اس لئے کسی قوم کی ہلاکت کے لئے اس انسان سے بد دعا کراتا ہے۔ جسے دکھ اور تکلیف پہنچی ہو۔ تو اس طرح حضرت نوح نے بد دعا کی۔ کہ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ اے میرے رب زمین کوئی کافر نہ رہے ٭

دیار:۔ کوئی کے معنے میں استعمال ہوتا ہے۔ اور نفی و نہی کے بعد آتا ہے۔ مثلاً آتا ہے۔ مافی الدار دیار۔ کہ گھر میں کوئی نہیں ہے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے یہ بد دعا کی۔ کہ خدایا! کسی کافر کو اس زمین پر نہ رہنے دے۔ اگر تو ان کو چھوڑ دیگا۔ تو تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے۔ اور ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور کافر ہو گی ٭

اگر اسکے یہی معنے کئے جائیں۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان لوگوں کی ہلاکت کی بد دعا کی ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تحریک پر کی ہے۔ ورنہ انہیں خود بخود یہ کس طرح معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ ان لوگوں کی اولاد میں سے کوئی نیک نہ ہو گا۔ سب کافر اور بدکار ہوں گے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ بڑے بڑے کفار کی اولاد میں بڑے بڑے نیک اور دین کے خدمت گذار پیدا ہوتے ہیں۔ ابوجہل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا دشمن تھا۔ آپ کو ہر طرح دکھ اور تکالیف دیتا رہا۔ آپ کی مخالفت میں اس نے کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ مگر اس کے بیٹے عکرمہ کو خدا تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔ اور ایسی اعلےٰ درجہ کی ہدایت دی۔ کہ اس کی بہت کم نظیریں ملتی ہیں۔ حتیٰ کہ اس کا خاتمہ بھی بے نظیر ہوا۔ اسلام لانے کے بعد ہمیشہ وہ جنگ میں شامل ہوتے۔ اور ہر جنگ میں اگلی صف میں رہتے۔ اور خطرناک سے خطرناک موقعہ پر حملہ کرتے۔ جب انہیں کوئی کہتا۔ اپنے آپ کو ایسے خطرہ میں نہ ڈالئے۔ تو کہتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرنے کا جو داغ مجھ پر لگ چکا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ شہادت کے خون سے اُسے دھو ڈالوں۔ آخر ان کی وفات کا واقعہ اس طرح پیش آیا۔ کہ عیسائیوں کے ایک بہت بڑے لشکر سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا۔ اس لشکر کی تعداد کا اندازہ ۶ لاکھ سے ۱۰ لاکھ تک کا کیا جاتا ہے۔ عیسائی اس کی تعداد کو بہت گراتے ہیں۔ تو دو لاکھ بتاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد ۴۰ ہزار سے ۶۰ ہزار تک بیان کی جاتی ہے ٭

اس جنگ میں عیسائیوں نے یہ تدبیر کی۔ کہ ایک ٹیلے پر چند تیر انداز بٹھا دئے۔ اس زمانہ میں لوگ لڑائی کے وقت چونکہ زرہ پہنتے تھے۔ اور تیر کا اثر جسموں پر کم ہوتا تھا۔ اس لئے عیسائیوں نے اپنے تیر اندازوں سے کہا۔ کہ مسلمانوں کی آنکھوں میں تیر مارو۔ وہ آنکھوں کا نشانہ لگا کر تیر مارتے۔ اور اس طرح ایک ایک دن میں سو سو مسلمان اندھے ہو جاتے۔ جب کئی صحابہ کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ تو مسلمانوں نے مشورہ کیا۔ کہ کیا کیا جائے۔ اسپر کہا گیا۔ کہ ٹیلہ سے تو تیر اندازوں کو ہٹایا نہیں جا سکتا اب ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کے لشکر کے قلب پر حملہ کیا جائے۔ جب ان کے بڑے بڑے سردار مارے جائیں گے۔ تب شکست کھا سکتے ہیں۔ اس کے لئے یہ تجویز ہوئی۔ کہ ایک جتھہ بنایا جائے۔ جو قلب لشکر پر حملہ کرے۔ ایک صحابی نے تجویز پیش کی۔ کہ ساٹھ آدمی (یا کچھ زیادہ تھے) چن کر لے لئے جائیں۔ جو قلب پر حملہ کر کے ان کے جرنیل کو قتل کرنے کی کوشش کریں۔ اسلامی لشکر کے اس وقت جو جرنیل تھے۔ انھوں نے اس تجویز کو تو منظور کیا۔ مگر کہا۔ ایسے آدمیوں کو خود چننا مناسب نہیں۔ جو لوگ خود اپنے آپ کو پیش کریں۔ انہیں سے لیا جائے۔ اس وقت جنھوں نے سب سے پہلے اپنے آپ کو پیش کیا۔ وہ عکرمہ تھے۔ اور پھر جو سب سے پہلے قلب لشکر میں پہنچ کر دشمن پر حملہ آور ہوئے وہ بھی عکرمہ ہی تھے۔ اس طرح جب عیسائی لشکر کے افسر کو مار دیا گیا۔